प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 180 Tuesday 30th June 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلدنمبر۹،شمارہ نمبر۱۸۰/مورخہ ۳۰/جون ۲۰۲۶ء، بروز منگل، ۱۴ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲/روپے،صفحات:۴

شولاپور کے چند نادان مسلمانوں کا مطالبہ ملت میں تفرقہ کا سبب،

فرقہ پرستوں کو ملا نیا شوشہ، ملی تنظیمیں فوری مداخلت کریں

بیڑ (تعمیر کی خصوصی رپورٹ): گزشتہ چند دنوں سے سوشل میڈیا پر شولاپور کے بعض مقامی مسلم افراد کی جانب سے مراٹھی میڈیا کے ذریعے ایسے ویڈیوز سامنے آئے ہیں جن میں ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مہاراشٹر میں دیگر ریاستوں سے آنے والے مذہبی علماء کو ریاست سے باہر نکالا جائے کیونکہ وہ ریاست میں آ کر بدکاری کررہے ہیں نیز غنڈہ گردی بھی کرتے ہیں اس سنگین الزام نے غیروں کے بھی کان کھڑے کردیے ہیں کچھ افراد کے گناہ کو تمام پر اطلاق کرنا سراسر ظلم اور نادانی ہے گروہ پرستی کو ہوا دے رہے ہیں اس مطالبے کو مختلف سماجی اور ملی حلقوں نے غیر دانشمندانہ، علاقائی عصبیت پر مبنی اور ملت کے اتحاد کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے۔ نیز فرقہ پرستوں کے ہاتھ نیا شوشہ تھما دینے کے مترادف کیا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اسلام نے رنگ، نسل، زبان اور علاقے کی بنیاد پر تفریق کے بجائے اخوت، مساوات اور اتحاد کا درس دیا ہے۔ علماء کرام کا تعلق کسی بھی ریاست یا علاقے سے ہو، ان کی خدمات کا معیار ان کے علم، کردار اور دینی خدمات کی بنیاد پر پرکھا جانا چاہیے، نہ کہ ان کے جغرافیائی پس منظر پر۔

اگر کسی فرد یا عالم پر قانون شکنی، نفرت انگیزی یا اشتعال انگیزی کا الزام ہو تو اس کے لیے ملک کا آئینی اور قانونی نظام موجود ہے، جس کے ذریعے کارروائی کی جاسکتی ہے۔ تاہم پورے طبقۂ علماء یا کسی مخصوص ریاست سے تعلق رکھنے والے علماء کے خلاف اجتماعی مطالبات انصاف، اعتدال اور ملی مفاد کے خلاف سمجھے جارہے ہیں۔ دانشوروں کا کہنا ہے کہ اس طرح کے بیانات فرقہ پرست اور اسلام مخالف عناصر کو مسلمانوں کے اندرونی اختلافات کو اچھالنے اور انہیں مزید تقسیم شدہ ثابت کرنے کا موقع فراہم کرسکتے ہیں۔ اس سے نہ صرف مہاراشٹر بلکہ ملک بھر میں مسلمانوں کی اجتماعی ساکھ متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ یہ خدشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر علاقائی عصبیت کو فروغ ملا تو مستقبل میں مختلف ریاستوں میں مقیم مسلمانوں کے درمیان بھی غلط فہمیاں پیدا ہوسکتی ہیں، جو ملت کی اجتماعی طاقت کو کمزور کرنے کا سبب بن سکتی ہیں۔ یاد رہیکہ شمالی ہند نے عالم اسلام کو جید علماء دیے ہیں چاہے پھر دیوبند، ندوہ، بریلی، سہارنپور، بہار کے مدارس ہو یا اور کسی مقام کے اور یہ پہلے سے ہی اسلام دشمنوں کے آنکھ کا کانٹا بنے ہوے ہیں۔ اس نازک صورتحال میں مختلف ملی، دینی اور سماجی تنظیموں کے ذمہ داران سے بھی اپیل ہے کہ وہ خاموش تماشائی بننے کے بجائے اتحادِ امت، باہمی احترام اور دینی اخوت کے فروغ کے لیے مؤثر کردار ادا کریں۔

خاص طور پر جمعیت العلماء ہند، تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی ہند، مختلف سنی دینی وسماجی تنظیمیں، ائمہ مساجد، مدارس کے ذمہ داران اور دیگر ملی اداروں سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ مشترکہ طور پر اس مسئلے کا جائزہ لیں، عوام کی رہنمائی کریں اور ایسے بیانات کی حوصلہ شکنی کریں جو ملت میں انتشار، علاقائی تقسیم اور باہمی نفرت کو جنم دیتے ہوں۔ نیز شولا پور کے مقامی دانشور احباب بھی اس معاملہ میں سخت رویہ اختیار کریں۔ ملت کے سنجیدہ حلقوں کا ماننا ہے کہ اختلافِ رائے اگر موجود بھی ہو تو اس کا اظہار شائستگی، دلیل، مکالمے اور باہمی مشاورت کے ذریعے ہونا چاہیے، نہ کہ ایسے مطالبات کے ذریعے جو پوری ملت کو تقسیم کردیں۔ سوشل میڈیا استعمال کرنے والے نوجوانوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ جذبات میں آکر ایسے بیانات یا ویڈیوز جاری نہ کریں جن کے دوررس منفی اثرات مرتب ہوں۔ چند لمحوں کی جذباتی گفتگو برسوں کی ملی یکجہتی کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ علماء اور سماجی شخصیات نے واضح کیا کہ ملت کی طاقت اس کے اتحاد، باہمی احترام، برداشت اور اجتماعی شعور میں مضمر ہے۔ اس لیے ہر فرد، ہر تنظیم اور ہر مکتبۂ فکر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اختلافات کو ہوا دینے کے بجائے انہیں حکمت، بصیرت اور خیر خواہی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کرے۔

آخر میں تمام ملی جماعتوں، دینی اداروں اور باشعور شہریوں سے اپیل کی گئی کہ وہ ملت کے وسیع تر مفاد کو مقدم رکھتے ہوئے ہر اس سوچ اور طرزِ عمل کی اصلاح کریں جو مسلمانوں کے درمیان علاقائی یا گروہی تقسیم پیدا کرے، کیونکہ متحد اور بیدار ملت ہی موجودہ چیلنجوں کا مؤثر انداز میں مقابلہ کرسکتی ہے۔

-*-*-*-*-

نازیہ الٰہی خان کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے مطالبے پر بیڑ میں دھرنا، کارروائی نہ ہونے پر شدید احتجاج کا انتباہ

بیڑ (نمائندہ) اسلام کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ، آپ کی زوجہ مطہرہ اور مسلمانوں میں ام المؤمنین کے معزز مقام کی حامل حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں مبینہ طور پر قابلِ اعتراض اور نازیبا ریمارکس کرنے والی نازیہ الٰہی خان عرف نازیہ سناتنی کے خلاف فوری طور پر مقدمہ درج کرکے سخت قانونی کارروائی کرنے کے مطالبے پر جمعہ کے روز بیڑ ضلع کلکٹر آفس کے سامنے یلغار گروپ اور مسلم سماج کی جانب سے دھرنا احتجاج کیا گیا۔ احتجاج میں مسلم برادری کے افراد کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ مظاہرین نے نازیہ الٰہی خان کے مبینہ بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے نعرے بازی کی اور کہا: کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں، یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح وقلم تیرے ہیں۔ مظاہرین نے مذہبی جذبات مجروح کرنے والے بیانات کے خلاف سخت غم و غصے کا اظہار کیا۔ یلغار گروپ کے صدر بلال عبدالرزاق شیخ نے پولیس سپرنٹنڈنٹ کو پیش کیے گئے اپنے مکتوب میں کہا کہ انسٹاگرام کے Divyusingh 4042 اکاؤنٹ پر نشر ہونے والے ایک انٹرویو میں نازیہ الٰہی خان نے اسلام، حضرت محمد ﷺ اور حضرت عائشہؓ کے بارے میں مبینہ طور پر توہین آمیز اور نازیبا تبصرے کیے، جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں۔ یادداشت میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کے بیانات معاشرے کے امن، بھائی چارے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے نقصان دہ ہیں، لہٰذا بھارتیہ نیائے سنہیتا (BNS) کی متعلقہ دفعات کے تحت فوری مقدمہ درج کرکے سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ مقررین نے خبردار کیا کہ اگر نازیہ الٰہی خان کے خلاف فوری طور پر ایف آئی آر درج کرکے سخت کارروائی نہیں کی گئی تو مسلم سماج کی جانب سے مزید شدید اور وسیع پیمانے پر احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائی کی جائے۔ اس احتجاج کا اہتمام ایڈوکیٹ اسماء پٹیل، بلال عبدالرزاق شیخ (صدر، یلغار گروپ، بیڑ)، شیخ شہباز قادری (صدر، شہبازِ لامکانی قادری فاؤنڈیشن، مہاراشٹر) اور سید شاہ انعام قادری انعامدار، اُماپور نے کیا تھا۔ اس موقع پر جاوید بھیا قریشی (ایکتا گروپ)، ایس ڈی پی آئی کے کارکنان، مختلف سماجی و مذہبی تنظیموں کے عہدیداران اور مسلم برادر بڑی تعداد میں موجود تھے۔

ٹی ای ٹی پیپر لیک کے مرکزی ملزم کا بہار کنکشن بے نقاب

متعدد ریاستوں میں چھاپے، بین الریاستی سالور گینگ کی سرگرمیوں کا انکشاف، ملزمان پر مکوکا کی کارروائی

ممبئی: (ضمیر قاضی) مہاراشٹر ٹیچر ایلیجیبلیٹی ٹیسٹ (ٹی ای ٹی) پیپر لیک معاملے میں بہار کنکشن سامنے آیا ہے۔ پولیس کے مطابق اس سازش کا مبینہ مرکزی ملزم وجیندر رگپتا ایک بااثر شخصیت سے وابستہ ہونے کے شبہ میں ہے۔ بین الریاستی سالور گینگ (امتحانی پرچے حل کرانے والے گروہ) کے سرغنہ کی گرفتاری کے لیے بہار، ہریانہ، آگرہ اور دہلی میں مسلسل چھاپے مارے جارہے ہیں۔ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ ٹی ای ٹی کے سوالیہ پرچے کی خرید وفروخت کے لیے تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کا سودا ہونے والا ہے۔ اس اطلاع پر ٹھانے پولیس نے بھیونڈی سے راجیو ساو، آکاش کمار اور دھیرج سنگھ کو گرفتار کرکے اس گینگ کا پردہ فاش کیا۔ ملزمان کے قبضے سے موبائل فون، نقد رقم اور امتحان کے سوالیہ پرچوں کے چار سیٹ برآمد کیے گئے۔ اس پیپر لیک کے باعث اتوار کو منعقد ہونے والا ٹی ای ٹی امتحان منسوخ کرنا پڑا۔ گرفتار ملزمان سے بڑی مقدار میں نقدی اور موبائل فون بھی ضبط کیے گئے ہیں۔ ابتدائی تفتیش کے دوران ملزمان نے اس پورے ریکیٹ کے مبینہ سرغنہ وجیندر رگپتا کے بارے میں اہم معلومات فراہم کیں، جس کے بعد پولیس نے بہار کے ضلع سمستی پور میں اس کی تلاش کے لیے چھاپہ مہم شروع کردی ہے۔ وجیندر رگپتا، بالیشور ساہ کا بیٹا ہے اور بہار کے ضلع سمستی پور کے ودیاپتی نگر تھانہ علاقے کے شیر پور گاؤں کا رہنے والا ہے۔ اس کے تین بھائی مقامی ماؤ بازار میں چھوٹے موٹے کاروبار کرکے خاندان کی کفالت کرتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ وجیندر 2003 کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے بیگوسرائے چلا گیا تھا اور اس کے بعد کئی برس تک اپنے آبائی گاؤں واپس نہیں آیا۔

وجیندر رگپتا کا مجرمانہ ریکارڈ

پولیس ریکارڈ کے مطابق وجیندر رگپتا کا مجرمانہ پس منظر کافی پرانا ہے۔ سن 2003 میں اس کا نام ایک ہائی پروفائل قتل کیس میں سامنے آیا تھا۔ بعد ازاں وہ مختلف ریاستوں میں امتحانات میں دھاندلی اور پیپر لیک کروانے والے گروہ کا سرگرم رکن بن گیا۔ تحقیقاتی ایجنسیوں کے مطابق اس کا نام اس سے قبل بھی کئی پیپر لیک معاملات میں آچکا ہے، جن میں بہار ٹیچر بھرتی امتحان، اوڈیشہ اسٹاف سلیکشن کمیشن (SSC) امتحان اور نیٹ (NEET-UG) جیسے اہم قومی امتحانات شامل ہیں۔ ان معاملات میں وہ مبینہ طور پر مرکزی کردار ادا کرتا رہا ہے اور اس کی منظم حکمت عملی نے تحقیقاتی اداروں کو بھی حیران کردیا تھا۔ تفتیشی رپورٹ کے مطابق اوڈیشہ ایس ایس سی پیپر لیک کیس میں وجیندر رگپتا کو 28 جولائی 2023 کو پہلی بار گرفتار کیا گیا تھا، تاہم بعد میں عدالت سے ضمانت ملنے کے بعد وہ رہا ہوگیا تھا۔ اب مہاراشٹر ٹی ای ٹی پیپر لیک میں بھی اس کے ملوث ہونے کے شواہد سامنے آئے ہیں۔

ملزمان پر موکا (MCOCA) کے تحت کارروائی ہوگی: وزیر تعلیم

ٹی ای ٹی پیپر لیک معاملے پر آج مہاراشٹر اسمبلی کے اجلاس میں اپوزیشن نے حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور وزیر تعلیم دادا بھوسے کے استعفے کا مطالبہ کیا۔ اس معاملے پر ایوان میں تفصیلی بحث ہوئی۔ جواب دیتے ہوئے وزیر تعلیم دادا بھوسے نے اعلان کیا کہ اس پورے معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (SIT) تشکیل دی گئی ہے، جبکہ اس ریکیٹ میں شامل تمام افراد کے خلاف مہاراشٹر آرگنائزڈ کرائم کنٹرول ایکٹ (موکا) کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔

حج 2027 عازمین کے لیے درخواست کا عمل شروع

سی ایس نگر (اورنگ آباد) ٭ مہاراشٹر حج کمیٹی نے سال 2027 میں حج پر جانے والے عازمین کے لیے آن لائن درخواست کا عمل شروع کردیا ہے۔ درخواستیں حج کمیٹی کی ویب سائٹ اور حج سہولت موبائل ایپ پر جمع کی جاسکتی ہیں۔ عازمین حج کی رہنمائی کے لیے حج ہاؤس میں ہیلپ ڈیسک کا آغاز کیا گیا ہے۔ یہ اطلاع حج ہاؤس اکاؤنٹس آفیسر شعیب شیخ نے دی ٭ ..... ہر سال ریاست بھر سے بڑی تعداد میں عازمین حج سعودی عرب جاتے ہیں، ان کے سفر اور حج کے دوران سعودی عرب میں سہولیات فراہم کرنے کی ذمہ داری حج کمیٹی کی ہے۔ اس میں حج کمیٹی کا اہم تعاون ہے۔ آئندہ سال کے حج کے لیے درخواستیں جمع کرانے کی تاریخ 22 جون سے شروع ہوچکی ہے اور آخری تاریخ 20 جولائی 2026 ہے۔ حج مشینوں کو 31 دسمبر 2026 تک درست پاسپورٹ درکار ہوگا، پاسپورٹ سائز کی تصویر، رہائشی پتہ، بینک پاس بک/کینسل شدہ چیک جمع کرانا ہوگا۔ اس کے علاوہ عازمین حج کا انتخاب جولائی 2027 کے آخری ہفتے میں کسی نہ کسی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ابتدائی طور پر منتخب ہونے والوں کو روپے کی پیشگی رقم جمع کرنی ہوگی۔ 10 اگست 2026 تک 300,152 ..... درخواست بھرنے اور رہنمائی کے لیے عملہ حج ہاؤس چوہدری پر دستیاب ہوگا۔ سمبھاجی نگر (اورنگ آباد)، صابو صدیق، مصافر خانہ، ممبئی، حج ہاؤس، ناگپور دفتری اوقات کے دوران۔ اکاؤنٹس آفیسر شعیب شیخ نے اپیل کی ہے کہ ہیلپ ڈیسک اختتام ہفتہ اور اتوار کو بھی کھلا رہے گا، اس لیے خواہشمند عازمین حج اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مقررہ فارمیٹ میں بروقت درخواست بھریں۔

ماجلگاؤں میونسپل کونسل میں مستقل چیف آفیسر کی فوری تقرری کا مطالبہ

چیف آفیسر کے بغیر انتظامی نظام متاثر، سیاسی مداخلت بڑھنے کا خدشہ: نعمان علی چاؤس

بیڑ/ماجلگاؤں (نامہ نگار): ماجلگاؤں میونسپل کونسل میں چیف آفیسر کا عہدہ طویل عرصے سے خالی ہونے کے باعث شہریوں میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ بلدیہ کے انتظامی امور پر مؤثر نگرانی کا فقدان ہے۔ اس سے قبل بھی چیف آفیسر کی بار بار رخصت کے باعث میونسپل کونسل کے روزمرہ کام کاج پر منفی اثرات مرتب ہوئے تھے، جبکہ اب عہدہ مکمل طور پر خالی ہونے کے بعد سیاسی مداخلت میں اضافے اور انتظامی شفافیت و جوابدہی متاثر ہونے کی بحث زور پکڑ رہی ہے۔ اسی پس منظر میں مولانا آزاد یوتھ فورم کے ضلعی صدر نعمان علی چاؤس نے ضلع کلکٹر، بیڑ کو ای میل کے ذریعے ایک مکتوب روانہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ماجلگاؤں میونسپل کونسل میں فوری طور پر ایک دیانت دار، تجربہ کار اور کل وقتی چیف آفیسر کا تقرر کیا جائے تاکہ شہری انتظامیہ مؤثر انداز میں کام کرسکے۔ انہوں نے اپنے مطالبے میں یہ بھی کہا ہے کہ چیف آفیسر کا عہدہ خالی رہنے کے دوران میونسپل کونسل میں کیے گئے اہم انتظامی فیصلوں کا جائزہ لیا جائے اور اگر کسی قسم کی بے ضابطگی سامنے آئے تو غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں۔ نعمان علی چاؤس نے کہا کہ ماجلگاؤں جیسے اہم شہر میں باصلاحیت اور مستقل انتظامی قیادت کا نہ ہونا انتہائی تشویشناک معاملہ ہے۔ انہوں نے ضلع انتظامیہ سے فوری مداخلت کرتے ہوئے مناسب فیصلہ کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر اس مسئلے پر بروقت توجہ نہ دی گئی تو شہری اپنے جمہوری حق کا استعمال کرتے ہوئے احتجاجی تحریک شروع کرنے پر مجبور ہوں گے، جس کی تمام تر ذمہ داری متعلقہ انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

بیڑ کے سرکاری گوداموں کے ہمالوں کی بقایا مزدوری کی ادائیگی کے مطالبے

پرراج کمار گھایال کا یکم جولائی سے غیر معینہ مدت کا بھوک ہڑتال

بیڑ (نامہ نگار): بیڑ ضلع کے 23 سرکاری اناج گوداموں میں کام کرنے والے ہمالوں کو جنوری 2026 سے مسلسل کام کرنے کے باوجود مزدوری ادا نہ کیے جانے کے خلاف اور دیگر اہم مطالبات کی منظوری کے لیے مہاراشٹر ریاست ہمال ماپاڑی مہامنڈل کے نائب صدر راج کمار گھایال یکم جولائی سے ضلع کلکٹر دفتر، بیڑ کے سامنے صبح 11 بجے سے غیر معینہ مدت کا بھوک ہڑتال شروع کریں گے۔ اس بات کی اطلاع تنظیم کی جانب سے جاری بیان میں دی گئی ہے۔ بیان کے مطابق اس سے قبل 11 جون سے بیڑ ضلع کے تمام سرکاری گوداموں میں کام کرنے والے ہمالوں نے بقایا مزدوری کی ادائیگی کے مطالبے پر کام بند تحریک شروع کی تھی، تاہم محکمہ خوراک وشہری رسد کی جانب سے کوئی مثبت پیش رفت نہ ہونے کے باعث یہ تحریک عارضی طور پر ملتوی کردی گئی۔ راج کمار گھایال نے 23 جون کو ریاستی محکمہ خوراک، شہری رسد وصارفین کے تحفظ کے پرنسپل سیکریٹری اور ضلع کلکٹر، بیڑ کو تحریری اطلاع دے کر واضح کیا تھا کہ اگر مطالبات منظور نہ کیے گئے تو یکم جولائی سے غیر معینہ مدت کا بھوک ہڑتال شروع کیا جائے گا، لیکن انتظامیہ نے اب تک اس مسئلے پر کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی۔ تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ سرکاری گوداموں کے ہمالوں کی تمام بقایا مزدوری فوری طور پر ماتھاڑی منڈل میں جمع کرائی جائے۔ اس کے علاوہ براہِ راست نقل وحمل کی پالیسی کے تحت متعلقہ گوداموں میں رجسٹرڈ ہمالوں سے ہی کام لینے کی ذمہ داری ٹرانسپورٹ ٹھیکیداروں پر عائد کی جائے اور ماتھاڑی منڈل کی جانب سے مقررہ مزدوری کی ادائیگی کو لازمی بنایا جائے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ بیڑ ضلع کے سینکڑوں ہمال اپنے اہل خانہ کے ساتھ معاشی بحران اور فاقہ کشی جیسی صورتحال کا سامنا کررہے ہیں، لیکن انتظامیہ کی جانب سے مسلسل بے توجہی برتی جارہی ہے، جو انتہائی غیر انسانی رویہ ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ صرف ٹھیکیداروں کے مفادات کو ترجیح دیتے ہوئے بیڑ سمیت ریاست بھر کے تقریباً دس ہزار ہمال مزدوروں کو بے روزگار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ماتھاڑی قانون کو نظرانداز کیا جارہا ہے، جو نہایت سنگین اور تشویشناک معاملہ ہے۔ راج کمار گھایال نے کہا کہ اگر حکومت اور متعلقہ انتظامیہ نے فوری طور پر مطالبات تسلیم نہ کیے تو یکم جولائی سے شروع ہونے والا یہ بھوک ہڑتال مطالبات کی منظوری تک بلاتعطل جاری رہے گا، جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت اور انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

گجرات میں کیا صورتحال ہے؟ مفت تعلیم کے باوجود والدین اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیجتے

احمد آباد (حبیب شیخ) لوگوں کو لگتا ہے کہ گجرات ایک گڑبڑ ہے، لیکن ایسا نہیں ہے۔ حالات ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ لوگوں کے پاس اپنے بچوں کی تعلیم پر خرچ کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ ریاستی حکومت نے ریاست کے تمام اسکولوں میں کل سیٹوں کا 25 فیصد غریب اور محروم طبقوں اور خاندانوں کے بچوں کے لیے ریزرو کرنے کا حکم دیا ہے، جس پر ریاست کے ہر اسکول نے عمل کیا ہے۔ ریاست کی کل 83 ہزار نشستوں میں سے 25 فیصد اس کلاس کے لیے مخصوص ہیں۔ لیکن عجیب اور افسوسناک بات یہ ہے کہ لوگوں کے پاس اپنے بچوں کی تعلیم پر خرچ کرنے کے لیے پیسے بھی نہیں ہیں۔ داخلہ کے چوتھے دور کو حکومت کے آن لائن مرکزی عمل میں کلاس میں مفت داخلے کے لیے آن لائن مختص کیا گیا ہے۔ RTE کے تحت 1۔ جس میں 978 نئے بچوں کو داخلہ دیا گیا ہے اور اس چوتھے دور کے داخلے کے بعد بھی 5097 سیٹیں خالی ہیں۔ والدین کی جانب سے انتخاب نہ کرنے کی وجہ سے بڑی تعداد میں نشستیں خالی رہیں: چوتھے راؤنڈ کے بعد بھی خالی نشستیں خالی رہیں گی۔ ایک مسئلہ یہ ہے کہ بہت پرتعیش اور باوقار سمجھے جانے والے اسکولوں میں غریب گھرانوں کے بچے اونچے گھرانوں کے دوسرے بچوں کے مقابلے میں خود کو بہت کم درجے کا سمجھتے ہیں۔ اس سے ان میں احساس کمتری پیدا ہوتا ہے۔ کچھ اسکولوں میں، اساتذہ بھی ان کے ساتھ عزت سے پیش نہیں آتے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو نامور اور مہنگے سکولوں میں داخل نہیں کروا پاتے۔ آر ٹی ای میں ہر سال سیٹوں کے مقابلے والدین کی جانب سے تین سے چار گنا زیادہ درخواستیں آتی ہیں، لیکن کئی اسکولوں کی کئی سیٹوں پر والدین چوائس نہیں دیتے، جس کی وجہ سے سیٹیں چار راؤنڈ کے بعد بھی خالی رہتی ہیں۔ اس سال 9700 سے زائد پرائیویٹ سکولوں میں 25 فیصد کے حساب سے 83 ہزار سے زائد سیٹیں تھیں جن کے مقابلے میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد والدین کی درخواستیں منظور کی گئیں۔ تین راؤنڈ کے بعد 6075 خالی سیٹیں دستیاب تھیں، جن کے لیے چوتھا راؤنڈ ہوا۔ اور جس میں 73093 والدین نے اپنا ری چوائس دیا۔ جبکہ 27239 والدین نے اپنی سابقہ پسند کو برقرار رکھا۔ چوتھے راؤنڈ میں 978 نئے بچوں کو داخلہ دیا گیا ہے۔ جبکہ 5097 سیٹیں ابھی تک خالی ہیں۔ داخلہ کی تصدیق ذاتی طور پر کرنی ہوگی۔ چوتھے راؤنڈ کے بعد جو سیٹیں خالی رہیں گی وہ خالی رہیں گی۔ نیا دور نہیں ہوگا۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

شبلی رامپوری

دسمبر 2020 میں بریلی میں واقع درگاہِ اعلیٰ حضرت کے ادارے دارالافتاء سے لو جہاد کے بارے میں ایک فتویٰ طلب کیا گیا تھا، اور یہ فتویٰ بھی ایک مسلمان شخص نے مانگا تھا۔علماء سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا کوئی مسلمان لڑکا کسی غیر مسلم لڑکی سے شادی کرنے کے لیے دھوکے یا فریب کے ذریعے اس کا مذہب تبدیل کروا سکتا ہے؟ کیا شریعت میں لو جہاد کا کوئی ذکر موجود ہے؟

درحقیقت اُس وقت مختلف مقامات سے مسلسل ایسے معاملات سامنے آرہے تھے جنہیں لو جہاد قرار دیا جارہا تھا، اور کہا جارہا تھا کہ مسلمان نوجوان غیر مسلم لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنساتے ہیں، پھر انہیں دھوکہ دیتے ہیں، ان کے ساتھ غلط رویہ اختیار کرتے ہیں اور ان کی زندگی برباد کردیتے ہیں، اور یہ سب کسی منظم سازش کے تحت کیا جاتا ہے۔اسی تناظر میں بریلی سے فتویٰ طلب کیا گیا تھا، جس کے جواب میں علماء نے واضح طور پر کہا تھا کہ کسی دوسرے مذہب کی لڑکی کا زبردستی مذہب تبدیل کرا کے شادی کرنے کی تو بات ہی الگ ہے، اسلام میں مسلمان لڑکی کے ساتھ بھی ایسی شادی کی اجازت نہیں جو دھوکے اور فریب پر مبنی ہو۔نہ شریعت اس کی اجازت دیتی ہے اور نہ ہی ملک کا آئین۔اسلام میں لو جہاد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اس کے علاوہ مارچ 2023 میں بھی ایک فتویٰ جاری کیا گیا تھا جس میں لو جہاد کو مکمل طور پر ناجائز قرار دیا گیا تھا۔فتویٰ جاری کرنے والے علماء کا کہنا تھا کہ اسلام میں لو جہاد کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔مولانا شہاب الدین رضوی نے کہا تھا کہ آج کل یہ دیکھا جارہا ہے کہ بعض مسلم نوجوان غیر مسلم لڑکیوں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں اور شادی کے لالچ میں غیر اسلامی حرکتیں انجام دیتے ہیں، جیسے ہاتھ میں کڑا پہننا، لال دھاگا باندھنا، ماتھے پر ٹیکا لگانا وغیرہ۔پھر سوشل میڈیا پر اپنی اسلامی شناخت چھپا کر غیر مسلم ناموں سے غیر مسلم لڑکیوں سے رابطہ کرتے ہیں، حالانکہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

دارالعلوم دیوبند سے وابستہ علماء کی جانب سے بھی اس سلسلے میں کہا جا چکا ہے کہ اس طرح کے غلط کاموں کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے، بلکہ یہ صریح حرام اور سخت گناہ ہے۔موجودہ دور میں ایک کے بعد ایک کئی ایسے معاملات سامنے آرہے ہیں جنہیں "لو جہاد" کہا جاتا ہے اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مسلم نوجوان اس میں ملوث ہیں۔لیکن اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام میں ایسے کسی بھی غلط عمل کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اسلام میں کسی کا مذہب زبردستی تبدیل کرانے کی اجازت نہیں ہے۔جہاں تک لو جہاد کی بات ہے، میڈیا میں اس کے بارے میں جو کچھ بتایا اور دکھایا جاتا ہے، اسے دیکھ کر حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی کہ ایک ایسے گناہ کو اسلام سے جوڑ دیا جاتا ہے جس کی اسلام میں کہیں کوئی اجازت نہیں ہے۔اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو وہ سخت گناہ گار ہے اور اسے اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔

اسلام میں دھوکہ دینے کی سخت ممانعت ہے۔جس چیز کو لو جہاد کہا جاتا ہے، اس میں عموماً یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ کوئی نوجوان کسی غیر مسلم لڑکی کو محبت کے جال میں پھنسائے، اسے دھوکہ دے، اس کے ساتھ غلط رویہ اختیار کرے یا شادی کے بعد اس پر مذہب تبدیل کرنے کے لیے دباؤ ڈالے۔اس طرح کے کسی بھی عمل کی اسلام میں کوئی جگہ نہیں ہے۔اگر کوئی مسلمان نوجوان ایسا کرتا ہے تو اسلامی تعلیمات کے مطابق وہ گناہ گار شمار ہوگا۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر کوئی نوجوان کسی غیر مسلم لڑکی کے ساتھ نہیں بلکہ کسی مسلمان لڑکی کے ساتھ بھی دھوکہ کرتا ہے تو وہ بھی اتنا ہی بڑا جرم اور گناہ ہے۔غلط کام کا تعلق مذہب سے نہیں بلکہ انسان کے کردار اور عمل سے ہوتا ہے۔اس لیے کسی بھی لڑکی کو دھوکہ دینا، اس کا استحصال کرنا یا اس کے جذبات سے کھیلنا نہ صرف اخلاقی طور پر غلط ہے بلکہ قانونی طور پر بھی قابل سزا ہے۔

جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا محمود مدنی بھی ایک ٹی وی انٹرویو میں اس مسئلے پر کہہ چکے ہیں کہ اسلام میں کسی لڑکی کو دھوکہ دے کر شادی کرنا یا کوئی بھی غلط کام کرنا مکمل طور پر گناہ ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔کوئی مسلمان لڑکا غیر مسلم لڑکی کو تو چھوڑ دیجیے، اگر وہ کسی مسلمان لڑکی کے ساتھ بھی ایسا رویہ اختیار کرتا ہے تو وہ سخت گناہ گار ہوگا۔

ان تمام باتوں سے آئینے کی طرح یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ لو جہاد جیسے کسی بھی برے عمل کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔اگر کوئی مسلمان یہ سمجھ کر ایسا کام کرتا ہے کہ یہ اسلام کا حصہ ہے تو اس کا یہ عمل نہ صرف اسلام کے خلاف ہوگا بلکہ ملک کے آئین اور قانون کے مطابق بھی اسے سزا ملنی چاہیے۔

معاشرے میں ایسے معاملات کو کسی خاص مذہب سے جوڑنے کے بجائے جرم اور اخلاقیات کے نقطۂ نظر سے دیکھا جانا چاہیے۔جو بھی شخص دھوکے، استحصال یا زبردستی کا مرتکب ہو، اس کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہیے۔لو جہاد جیسے گھناونے اور غلط اعمال کے لیے کسی بھی پوری برادری کو کٹہرے میں کھڑا نہیں کرنا چاہیے بلکہ جو فرد ایسا غلط اور قابل مذمت کام کرتا ہے، اسے قانون کے دائرے میں لا کر سزا دینی چاہیے۔

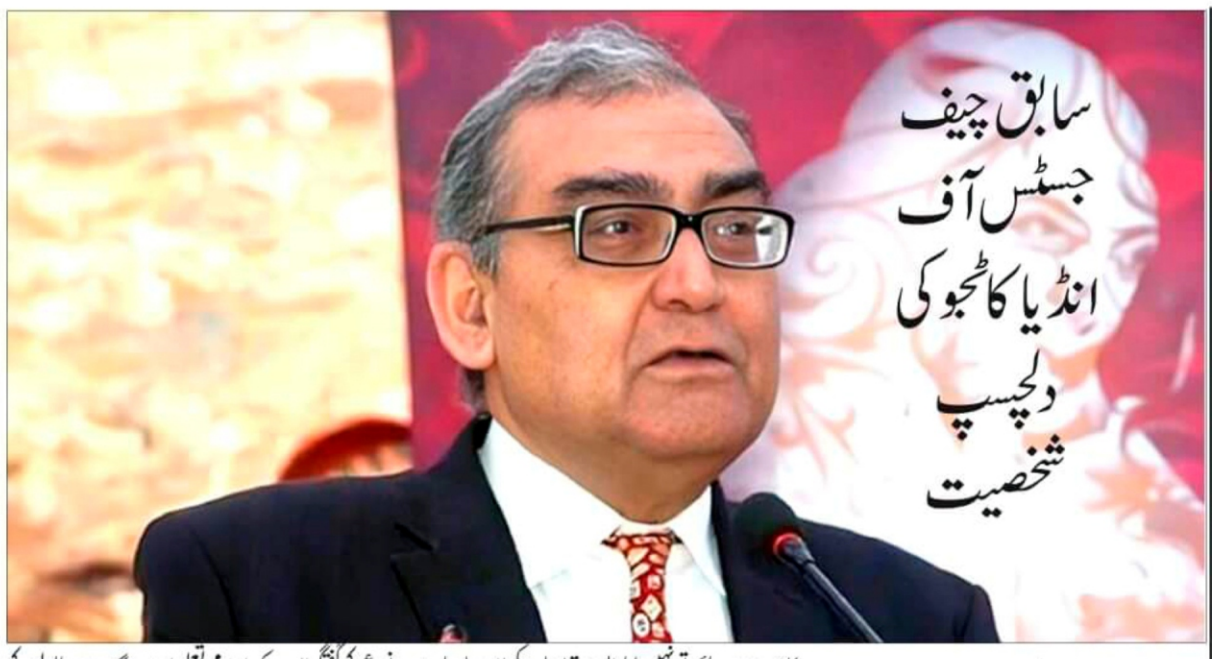

سمرہ عبدالرب، دارالعلوم دیوبند

یہ ہیں مارکنڈے کاٹجو صاحب، ہندوستان کی سپریم کورٹ کے سابق جج اور پریس کونسل آف انڈیا کے سابق چیئرمین۔میں کسی بھی شخصیت سے اس وقت تک متاثر نہیں ہو پاتا جب تک وہ قابل، وسیع المطالعہ، باذوق، بے باک، صاف گو، خوش خو اور ظلم و ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنے والی نہ ہو۔ان میں سے پہلی دو صفات تو میرے نزدیک کسی بھی بڑی شخصیت کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں، اور جب ان کے ساتھ دوسری خوبیاں بھی جمع ہو جائیں تو شخصیت مزید دل چسپی کا باعث بن جاتی ہے۔

مارکنڈے کاٹجو صاحب عام عدالتی شخصیات سے مختلف معلوم ہوتے ہیں، بلکہ بہت مختلف۔میں نے ان کی شخصیت کا ہمہ جہت جائزہ تو نہیں لیا، البتہ جتنا سنا، دیکھا اور پڑھا ہے، اس سے یہی تاثر قائم ہوا کہ وہ ان تمام خوبیوں کا مرقع ہیں۔قابلیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت کے جج رہ چکے ہیں، جبکہ ان کی وسعت مطالعہ کا دائرہ غیر معمولی محسوس ہوتا ہے۔

بعض اوقات اسلام کے متعلق ان کی گفتگو سن کر حیرت ہوتی ہے۔سیرت، اسلامی تاریخ اور مسلمانوں کے سماجی مسائل پر وہ ایسی معلوماتی گفتگو کرتے ہیں جو کسی سنجیدہ اور پڑھے لکھے مسلمان کی یاد دلا دیتی ہے۔مسلمانوں میں پائی جانے والی برادری واد پر انہوں نے تنقید کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کا حوالہ دیا اور واضح کیا کہ یہ اسلام نہیں بلکہ برصغیر کے معاشرتی اثرات کی پیداوار ہے، جبکہ رسول اکرم علیہ السلام مساوات کے سب سے بڑے علمبردار تھے۔اس نوع کی گفتگو ان کے اسلامی تعلیمات پر گہرے مطالعے کی غماز معلوم ہوتی ہے۔

ان کا مطالعہ صرف مذہبی موضوعات تک محدود نہیں۔سیاست، معاشرت، تجارت، جنگ، سماجی مسائل اور عدالتی نظام، ہر موضوع پر وہ لکھتے اور بولتے ہیں۔ان کی گفتگو سن کر محسوس ہوتا ہے کہ ہر موضوع کے وہ گرگ باراں دیدہ ہیں۔

مارکنڈے صاحب کا اردو ذوق مجھے خاص طور پر پسند آیا۔وہ لیجنڈری شعراء میر و غالب کے اشعار برمحل نقل کرتے ہیں اور قدیم و بلیغ اردو کے نکات اپنے قارئین کو اس انداز میں سمجھاتے ہیں جیسے کوئی عمر بھر اردو ادب کا طالب علم رہا ہو۔

انکا ذوق اردو کسی اچھے خاصی مولوی اور اردو داں کو بھی مات دے دے گا۔روزنامہ انقلاب میں ان کے اردو مضامین بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ان کے اس ذوق پر مستقل مضمون لکھا جاسکتا ہے۔بے باکی اور صاف گوئی بھی ان کی نمایاں خصوصیات میں شامل ہے۔وہ مقبول عام خیالات سے اختلاف کرنے میں ہچکچاتے نہیں اور اپنی رائے کھل کر پیش کرتے ہیں۔گائے کو ماتا ماننے کی وجہ سے عالمی تذلیل پر انھوں نے بھرے اسٹیج سے، جس پر غالباً وزیر اعظم بھی موجود تھے بالکل دوٹوک تبصرہ کر دیا۔اسی طرح مسلمانوں کے بعض داخلی مسائل کاسٹ، برادری واد پر بھی انہوں نے بے لاگ تبصرے کیے ہیں۔ان کے مزاج میں شگفتگی اور ظرافت بھی ہے۔بعض اوقات ان کی تحریریں اور تبصرے بے اختیار قہقہہ لگانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

فکری اعتبار سے وہ ملحد ہیں اور اس حوالے سے ہمارے ان سے واضح نظریاتی اختلافات ہیں، لیکن ان کا رویہ متشدد محسوس نہیں ہوتا۔میں نے کم از کم انہیں کسی مذہب کی تضحیک کر کے اپنے نظریات ثابت کرنے کی کوشش کرتے نہیں دیکھا۔ان کی گفتگو کا مرکزی محور عموماً سماجی اصلاح، انسانی ترقی اور قومی مسائل ہوتے ہیں۔

موسیقی، قدیم قوالیوں، غزلوں اور کلاسیکی ادب سے بھی انہیں خاص شغف ہے۔ظلم اور ناانصافی کے خلاف وہ بلا خوف اظہار رائے کرتے ہیں اور اقتدار و حزب اختلاف، دونوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔حتیٰ کہ خود سپریم کورٹ کے سابق جج ہونے کے باوجود عدلیہ کے بعض رویوں پر بھی دوٹوک تبصرہ کرنے سے گریز نہیں کرتے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور واقعہ کربلا کا تذکرہ بھی وہ اکثر کرتے ہیں اور اسے حق، جرات اور ظلم کے خلاف استقامت کی علامت قرار دیتے ہیں۔ان کا ایک مشہور جملہ ہے: "حسین صرف مسلمانوں کے نہیں بلکہ ہمارے بھی ہیں۔"

☆☆☆☆

مساجد اور مزارات پر بلڈوزر کے سائے

اختر جمال عثمانی، دیوہ روڈ، رفیع نگر۔بارہ بنکی

ہندوستان میں تاریخی مساجد، مدارس اور مزارات کے انہدام کا مسئلہ گزشتہ چند برسوں میں نہایت سنگین اور تشویشناک صورت اختیار کر چکا ہے۔خاص طور پر حالیہ دنوں میں راجستھان، اتر پردیش، اتراکھنڈ، دہلی اور ملک کے دیگر حصوں میں جس انداز سے مساجد، مزارات اور مذہبی مقامات کو تجاوزات یا غیر قانونی تعمیرات قرار دے کر منہدم کیا جارہا ہے، اور ان انہدامی کارروائیوں کے ویڈیو سوشل میڈیا پر ڈالے جارہے ہیں، اس نے نہ صرف ہندوستانی مسلمانوں کو تشویش میں مبتلا کیا ہے بلکہ ملک کی سیکولر پہچان، آئینی قدروں اور مذہبی آزادی کے مستقبل کے بارے میں بھی گہرے سوالات پیدا کر دیے ہیں۔گزشتہ ہفتے اتر پردیش اور راجستھان میں متعدد مساجد پر بلڈوزر چلائے جانے کے واقعات نے اس بحث کو بڑھا دیا ہے کہ یہ کارروائیاں محض تجاوزات کے خلاف مہم کا حصہ ہیں یا پھر ان کے پیچھے ایک سیاسی منصوبہ کارفرما ہے۔۔ دراصل مسلمانوں کو پہونچنے والی چاہے ماب لنچنگ کی جسمانی اذیت ہو یا مساجد مدارس اور مزارات کے انہدام سے پہونچنے والی ذہنی اذیت ہو اکثریت کے کٹر ذہن ووٹروں کے لئے باعث مسرت ہوتی ہے اور ان کے پولیرائیز ہونے میں مددگار ہوتی ہے۔ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جس کی تاریخ مختلف مذاہب، تہذیبوں اور ثقافتوں سے مل جل کر تشکیل پائی ہے۔یہاں صدیوں سے ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، جین، بدھ اور دیگر مذاہب کے ماننے والے ساتھ رہتے آئے ہیں۔ملک کے طول و عرض میں موجود مساجد، مندروں، گرجا گھروں، گردواروں اور مزارات نے اس مشترکہ تہذیبی ورثے کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔لیکن حالیہ برسوں میں بعض مذہبی اور تاریخی مقامات کو نشانہ بنائے جانے سے یہ لگتا ہے ہیں کہ ملک کی گنگا جمنی تہذیب کو ووٹ کی سیاست کی بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے

اس سارے معاملے کا ایک اہم پہلو تاریخی مساجد اور مزارات کے بارے میں اٹھائے جانے والے سوالات ہیں۔آخر آٹھ سو، چھ سو یا چار سو سال پرانی مساجد اور مزارات کو موجودہ دور میں کس بنیاد پر تجاوزات قرار دیا جاسکتا ہے۔ان مذہبی مقامات کی تعمیر اس دور میں ہوئی تھی جب نہ موجودہ سرکاری ادارے تھے اور نہ زمینوں کی موجودہ قانونی تقسیم۔برطانوی دور حکومت میں جب ریلوے، نہریں، عدالتیں، پولیس تھانے اور دیگر ادارے قائم ہوئے تو متعدد مقامات پر قدیم مذہبی عمارتوں کو محفوظ رکھا گیا کیونکہ وہ عوامی جذبات اور تاریخی ورثے کا حصہ سمجھی جاتی تھیں۔آج اگر انہی مقامات کو تجاوزات قرار دے کر منہدم کیا جاتا ہے تو اس سے فطری طور پر کئی سوالات پیدا ہوتے ہیں۔گزشتہ چند برسوں میں گیانواپی مسجد، شاہی عیدگاہ متھرا اور اجمیر شریف درگاہ جیسے مقامات بھی تنازعات کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔بعض ہندو تنظیموں کا دعویٰ ہے کہ یہ مقامات قدیم مندروں کو منہدم کر کے تعمیر کیے گئے تھے، جبکہ مسلم فریق ان دعووں کو تاریخی اور قانونی طور پر کمزور قرار دیتا ہے۔ان معاملات پر مختلف عدالتوں میں مقدمات زیر سماعت ہیں اور ان کے فیصلوں کا ملک کی مذہبی فضا پر دوررس اثر پڑ سکتا ہے۔ اگر صدیوں پرانے مذہبی مقامات کی تاریخی حیثیت کو چیلنج کرنے کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو اس کے نتیجے میں ملک کے متعدد مذہبی مقامات نئے تنازعات کا شکار ہو سکتے ہیں۔انسانی حقوق کی تنظیمیں بھی اس صورت حال پر مسلسل تشویش کا اظہار کر رہی ہیں۔مذہبی آزادی ہندوستانی آئین کا بنیادی حصہ ہے اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام شہریوں کے مذہبی حقوق کا یکساں تحفظ کرے۔مساجد اور مزارات کے خلاف حالیہ کارروائیوں کا اثر صرف عمارتوں تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ اقلیتی طبقے کے اعتماد اور سماجی تحفظ کے احساس کو بھی متاثر کرتا ہے۔مذہبی ورثے کا تحفظ صرف ایک مذہب یا طبقے کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری انسانیت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ ہندوستان میں مذہبی مقامات کا تحفظ ایکٹ 1991 پہلے سے موجود ہے۔اس قانون کو اس مقصد کے لیے بنایا گیا تھا کہ ملک میں مذہبی تنازعات دوبارہ پیدا نہ ہوں اور آزادی کے وقت جس عبادت گاہ کی جو مذہبی حیثیت تھی، وہ ہمیشہ برقرار رہے۔اس قانون کے مطابق 15 اگست 1947 کو جو مقام مسجد تھا وہ مسجد ہی رہے گا، جو مندر تھا وہ مندر ہی رہے گا، اور کسی بھی عبادت گاہ کی مذہبی حیثیت کو بدلنے کے لیے نہ کوئی نیا مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی اجازت دی جاسکتی ہے۔اس قانون کا بنیادی مقصد فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو برقرار رکھنا اور ماضی کی تاریخ کو بنیاد بنا کر نئے مذہبی تنازعات کو روکنا تھا۔البتہ بابری مسجد اور رام جنم بھومی کا معاملہ اس سے الگ رکھا گیا کیونکہ اس وقت اس کا مقدمہ پہلے سے عدالت میں زیر سماعت تھا۔قانون کے مطابق اگر کوئی شخص یا تنظیم کسی مذہبی مقام کی حیثیت زبردستی تبدیل کرنے کی کوشش کرے گی تو اسے تین سال تک قید اور جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے۔اس قانون کو اس وقت ہندوستان کے سیکولر نظام کی مضبوط بنیاد سمجھا گیا تھا، لیکن آج سوال یہ پیدا ہو رہا ہے کہ جب یہ قانون موجود ہے تو پھر گیان واپی مسجد، شاہی عیدگاہ متھرا، شنبھل کی جامع مسجد، اجمیر شریف اور دیگر تاریخی مقامات پر نئے مقدمات کیسے قائم ہو رہے ہیں؟ آخر وہ کون سے قانونی راستے ہیں جن کی بنیاد پر یہ تنازعات دوبارہ زندہ کیے جارہے ہیں۔دراصل اس کی ایک بڑی وجہ 1991 کے قانون کی نئی تشریح ہے۔بعض عدالتوں اور ہندو فریقوں کا کہنا ہے کہ یہ قانون صرف کسی عبادت گاہ کی مذہبی حیثیت تبدیل کرنے سے روکتا ہے، لیکن کسی مقام کی اصل تاریخی حقیقت معلوم کرنے یا وہاں سروے کرانے سے نہیں روکتا۔بعض عدالتی ریمارکس نے بھی اس بحث کو مزید تقویت دی ہے کہ اگر کسی مقام کی 1947 کی اصل مذہبی حیثیت معلوم کرنی ہو تو اس کے لیے تحقیق یا سروے کیا جاسکتا ہے۔جس سے نئے مقدمات دائر ہونے کا راستہ کھل جاتا ہے۔

طنز و مزاح

ڈاکٹر رونق جمال
ڈھکن ماموں کو چڑھا یوگا کا بخار

ڈھکن ماموں شہر میں ہی نہیں صوبے میں اپنی حرکتوں کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔اکیس جون کو یوم یوگ پر انھیں سوامی بننے کا شوق چڑھ گیا۔ڈھکن ماموں کے سر جب کبھی کوئی بھوت سوار ہوتا ہے تو وہ کسی کی سنتے ہیں نا کسی کی بات مانتے ہیں۔ اس بار بھی ڈھکن ماموں کے ساتھ یہ ہی مسئلہ درپیش تھا۔ڈھکن ماموں نے شہر میں اعلان کروا دیا کے وہ بین الاقوامی یوم یوگ ک موقع پر شہر کے گاندھی میدان میں یوگ کروائیں گے۔ڈھکن ماموں نے کلکٹر آفس میں باقاعدہ درخواست لگا کر پرمیشن بھی۔حاصل کرلی تھی۔پرمیشن ملنا واجب تھا۔یوگ ڈے پر شہر کے لوگوں کو یوگ کرنے کی سہولت دینا سماج سیوا کے ذمرے میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جانے والا قدم جو ہے۔کلکٹر آفس سے ملے پروانے کو میونسپلٹی میں دکھا کر گاندھی میدان کی صفائی بھی ڈھکن ماموں نے مفت کروالی تھی۔

اللہ اللہ کر کے اکیس جون کا دن آیا۔شہر کے لوگ صبح ہی سے لطف اٹھانے ڈھکن ماموں کا یوگ دیکھنے جوق در جوق گاندھی میدان پہنچنے لگے تھے۔ڈھکن ماموں بڑے سے برگد کے پیڑ کے نیچے بنے اسٹیج پر رام دیو مہاراج کی طرح بھگوے کپڑے پہنے اسٹیج پر مائک سنبھالے یوگ سے متعلق تقریر کر رہے تھے۔ بھائیوں یوگ سے میرا رشتہ سات جنموں کا ہے۔یوگ صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔کچھ الٹے سیدھے یوگ آسن بھی کر کے دکھا رہے تھے۔درمیان میں ڈھکن ماموں اپنے بنائے ہوئے پروڈکٹ کے سلسلے میں بھی بتاتے جارہے تھے۔بھائیوں بہت جلد میرا بنایا ہوا ٹھتہ پیٹ لانچ ہونے والا جس سے برش کرتے ہی بوڑھوں کے منہ میں دانت نکل آئے گے اور نوجوان کے دانت مظبوط ہو جائے گے اور ہاتھی کی طرح ہونٹوں سے باہر نکل آئیں گے۔میں گنے سے تیل بنا رہا ہوں جس طرح گنے سے پیٹرول بنایا جارہا ہے۔میرے گنے سے بنائے تیل کو سر میں لگانے سے ماں اور بہنوں کے سر کے بال گنے کی طرح موٹے اور مضبوط ہو جائیں گے۔آپ ہر روز سونے کے بعد دائیں ہاتھ سے بائیں پیر کے اور بائیں ہاتھ سے دائیں پیر کے ناخنوں کو آپس میں خوب رگڑیں۔اور اسی طرح صبح جاگنے سے پہلے بھی رگڑ لیں آپ کے سر کے بال جڑ سے مضبوط ہو جائیں گے۔اور گنجا پن ہمشہ کے لئے دور ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ڈھکن ماموں کی ترکیب سن کر لوگوں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا سارے گاندھی میدان کا ماحول قہقہے زار ہو گیا تھا۔لوگوں کو قہقہے لگاتے دیکھ ڈھکن ماموں کا دماغ گھوم گیا تو وہ طیش میں آکر بولے۔یاد رکھو میں سچا اور پکا سوامی ہوں میری باتیں اور میرے پروڈکٹ غلط نکلے تو آپ کا جوتا اور میرا سر میں شلوار فراک پہن کر بھاگنے والا سوامی نہیں ہوں۔آئیے اب ایک آخری یوگ آسن کرتے ہیں جو پورے جسم کے لئے کارآمد ہے۔کہہ کر ڈھکن ماموں سر کے بل کھڑے ہونے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ ناکام رہے تو لوگوں نے ایک بار پھر قہقے بلند کرنا شروع کر دیئے تو ڈھکن ماموں کا دماغ گھوم گیا اور وہ طیش میں اکر برگد کے پیڑ پر چڑھ گئے اور موٹی سی ٹہنی میں پیر پھنسا کر الٹا لٹکنے کی جدو جہد میں دھڑام سے زمین پر گر پڑے اور جسم کی کئی ہڈیاں تڑوا بیٹھے۔یوم یوگا رہ گیا اپنی جگہ ڈھکن ماموں کو ایمبولینس میں ڈال کر دواخانے لے جانا پڑا۔

مومن فیاض احمد

سپروائزر وایجوکیشنل اینڈ کیریئر کونسلر
صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج، بھیونڈی

سوشل میڈیا پر بعض اوقات چند الفاظ پورے معاشرے کی سوچ کی عکاسی کر جاتے ہیں۔حال ہی میں ایک جملہ بڑے پیمانے پر گردش کر رہا ہے:

"اگر پرچہ لیک ہونے کی وجہ سے امتحان دوبارہ لیا جاسکتا ہے تو پھر جب عوام کے ووٹوں سے منتخب ہونے والے ایم ایل اے اور ایم پی اپنی جماعتیں چھوڑ کر دوسری جماعتوں میں شامل ہو جاتے ہیں تو انتخابات بھی دوبارہ ہونے چاہئیں۔"

بظاہر یہ ایک طنزیہ جملہ ہے، لیکن اس کے پس منظر میں جمہوریت، عوامی اعتماد، سیاسی اخلاقیات اور سماجی ذمہ داری جیسے کئی اہم سوالات پوشیدہ ہیں۔یہی وجہ ہے کہ یہ جملہ صرف ہنسی مذاق تک محدود نہیں رہتا بلکہ سوچنے پر مجبور بھی کرتا ہے۔

امتحان کسی بھی طالب علم کی محنت، لگن اور مستقبل کا پیمانہ ہوتا ہے۔ایک طالب علم پورا سال محنت کرتا ہے، دن رات پڑھائی کرتا ہے، اپنے خوابوں کی تکمیل کے لیے بے شمار قربانیاں دیتا ہے۔والدین اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے وقت، پیسہ اور توانائیاں صرف کرتے ہیں۔اساتذہ اپنی صلاحیتوں اور تجربات کو بروئے کار لا کر طلبہ کو کامیابی کی راہ دکھاتے ہیں۔لیکن جب امتحان کا پرچہ لیک ہو جاتا ہے تو چند افراد کی بددیانتی کی سزا لاکھوں طلبہ کو بھگتنا پڑتی ہے۔

اس صورت حال میں امتحان منسوخ کر کے دوبارہ لیا جاتا ہے تاکہ انصاف قائم رہے اور محنت کرنے والے طلبہ کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔حکومتیں اور تعلیمی ادارے یہ موقف اختیار کرتے ہیں کہ چونکہ امتحان کا عمل شفاف نہیں رہا، اس لیے دوبارہ امتحان ضروری ہے۔

اب ذرا سیاست کے میدان پر نظر ڈالیں۔عوام اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے وقت صرف ایک فرد کو ووٹ نہیں دیتے بلکہ اس کے نظریات، وعدوں، منشور اور سیاسی وابستگی کو بھی مدنظر رکھتے ہیں۔عوام اپنے نمائندے کو پانچ سال کے لیے اس امید کے ساتھ منتخب کرتے ہیں کہ وہ ان کے مسائل حل کرے گا، ان کی آواز بلند کرے گا اور اپنے انتخابی وعدوں کو پورا کرے گا۔

لیکن جب کوئی منتخب نمائندہ انتخابات کے بعد اپنی جماعت تبدیل کر لیتا ہے یا اپنے سیاسی مؤقف سے ہٹ جاتا ہے تو عوام کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہونا فطری ہے کہ کیا ان کے ووٹ کی اصل روح برقرار رہی؟

یہی وہ نکتہ ہے جسے مذکورہ طنزیہ جملہ انتہائی سادہ مگر مؤثر انداز میں بیان کرتا ہے۔

اگر امتحان میں شفافیت متاثر ہو جائے تو امتحان دوبارہ لیا جاتا ہے کیونکہ انصاف کا تقاضا یہی ہے۔اسی طرح جب عوامی مینڈیٹ اور اعتماد متاثر ہو تو عوام کے ذہن میں سوال پیدا ہونا کوئی غیر فطری بات نہیں۔

یہ مضمون کسی مخصوص سیاسی جماعت یا شخصیت کے خلاف نہیں بلکہ ایک عمومی سماجی اور اخلاقی بحث کی طرف توجہ دلانے کی کوشش ہے۔

درحقیقت مسئلہ صرف سیاست دانوں کا نہیں بلکہ پورے معاشرے کا ہے۔ہم اکثر دوسروں کی غلطیوں پر تنقید کرتے ہیں لیکن اپنے کردار کا جائزہ لینے سے گریز کرتے ہیں۔اگر امتحان میں نقل کرنا غلط ہے تو کاروبار میں دھوکہ دینا بھی غلط ہے۔اگر سیاست میں بے اصولی قابل مذمت ہے تو روزمرہ زندگی میں وعدہ خلافی بھی قابل مذمت ہونی چاہیے۔

ہمارے معاشرے کی ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ ہم اصولوں کو حالات کے مطابق تبدیل کر لیتے ہیں۔جب غلطی کوئی دوسرا کرے تو ہمیں انصاف یاد آتا ہے، لیکن جب غلطی ہماری اپنی ہو تو ہم مختلف تاویلات تلاش کرنے لگتے ہیں۔یہی رویہ معاشرتی زوال کی بنیاد بنتا ہے۔

تعلیم اور سیاست دونوں کسی بھی قوم کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔تعلیم قوم کے مستقبل کو سنوارتی ہے جبکہ سیاست قوم کی سمت متعین کرتی ہے۔اگر تعلیم میں دیانت داری نہ ہو تو نااہل افراد آگے آجاتے ہیں، اور اگر سیاست میں اصول پسندی نہ ہو تو عوام کا اعتماد مجروح ہوتا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو صرف نصابی تعلیم ہی نہ دیں بلکہ اخلاقی تعلیم بھی فراہم کریں۔انہیں یہ سمجھائیں کہ کامیابی صرف ڈگری حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ کردار سازی کا نام بھی ہے۔اسی طرح عوامی نمائندوں کو بھی یہ احساس ہونا چاہیے کہ عوام کا اعتماد ایک امانت ہے اور امانت میں خیانت کسی بھی صورت قابل قبول نہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جن کے افراد ذمہ داری، دیانت داری اور اصول پسندی کو اپنی زندگی کا حصہ بناتے ہیں۔جاپان، جرمنی اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کی کامیابی کا راز صرف جدید ٹیکنالوجی نہیں بلکہ نظم و ضبط، دیانت داری اور اجتماعی ذمہ داری کا احساس بھی ہے۔

ہمیں بطور قوم یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ کیا ہم صرف مسائل پر ہنسنے اور طنز کرنے تک محدود رہیں گے یا ان مسائل کے حل کے لیے سنجیدہ کوششیں بھی کریں گے۔سوشل میڈیا پر طنزیہ جملے شیئر کرنا آسان ہے، لیکن اپنے کردار کو بہتر بنانا اور معاشرے میں مثبت تبدیلی لانا نسبتاً مشکل کام ہے۔

اس تصویر میں لکھا گیا جملہ اگرچہ مزاحیہ انداز رکھتا ہے، لیکن اس کا اصل پیغام بہت سنجیدہ ہے۔یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ انصاف، شفافیت اور جوابدہی صرف تعلیمی اداروں میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں ضروری ہیں۔جب تک ہم ہر سطح پر ایمانداری اور ذمہ داری کو فروغ نہیں دیں گے، تب تک حقیقی ترقی کا خواب ادھورا رہے گا۔

آخر میں طلبہ، اساتذہ، والدین، عوامی نمائندوں اور عام شہریوں سب کے لیے ایک ہی پیغام ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو دیانت داری سے ادا کریں۔کیونکہ ایک اچھا طالب علم، ایک اچھا استاد، ایک اچھا والدین اور ایک اچھا عوامی نمائندہ مل کر ہی ایک مضبوط، باوقار اور ترقی یافتہ قوم کی تعمیر کر سکتے ہیں۔

یاد رکھیں!

"پرچہ لیک ہونے سے صرف امتحان متاثر ہوتا ہے، لیکن اعتماد لیک ہو جائے تو پوری قوم متاثر ہوتی ہے۔"

پرچہ لیک ہونے سے صرف امتحان متاثر ہوتا ہے، لیکن اعتماد لیک ہو جائے تو پوری قوم متاثر ہوتی ہے!!

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

بحر ہند کے خطے میں سشیلز ہندوستان کا ایک اہم شراکت دار: مودی

نئی دہلی، 28 جون (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے سشیلز کے ساتھ ہندوستان کی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کے عزم کو دہراتے ہوئے کہا کہ بحر ہند کے خطے کے لیے ہندوستان کے وژن میں سشیلز ایک اہم شراکت دار ہے۔ سشیلز کے تین روزہ دورے پر گئے مسٹر مودی نے اتوار کو سشیلز کی آزادی کی گولڈن جوبلی کے موقع پر وہاں کی نیشنل اسمبلی سے خطاب کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دونوں ممالک کے تعلقات صدیوں پرانے لوگوں کے باہمی رشتوں پر مبنی ہیں، جو آج اعتماد، سکیورٹی اور مشترکہ خوشحالی کی مضبوط شراکت داری میں بدل چکے ہیں۔ مسٹر مودی سشیلز کی نیشنل اسمبلی سے خطاب کرنے والے پہلے ہندوستانی وزیر اعظم ہیں۔ مسٹر مودی نے ہندوستان کی مہاساگر پہل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اور سشیلز بحری سکیورٹی، دفاعی تعاون، ہائیڈروگرافی، صلاحیت سازی اور بحری شعبے کی نگرانی جیسے شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دیں گے جس سے بحر ہند کے خطے کو زیادہ محفوظ اور مستحکم بنایا جا سکے۔ انہوں نے بحری معیشت، ماہی گیری، بحری سائنس، قابل تجدید توانائی، ساحلی انتظام، پائیدار سیاحت اور ڈیجیٹل اختراع جیسے شعبوں میں بھی شراکت داری میں اضافے پر زور دیا۔ وزیر اعظم نے بحری تحفظ اور ماحولیاتی اقدامات میں سشیلز کے رول کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ماحولیاتی تبدیلیوں سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے چھوٹے جزیروں والے ممالک کے خدشات کو عالمی سطح پر ترجیح ملنی چاہیے۔ انہوں نے بین الاقوامی شمسی اتحاد (انٹرنیشنل سولر الائنس)، مشن لائف، آفات سے محفوظ بنیادی ڈھانچے اور گرین ڈیولپمنٹ سے جڑی ہندوستان کی پہل قدمیوں کا ذکر کرتے ہوئے ماحولیاتی انصاف اور ہمہ گیر عالمی ترقی کے تئیں ہندوستان کے عزم کو دہرایا۔ سشیلز کو آزادی کے 50 سال مکمل ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان مستقبل میں بھی اس کی ترقی کا "قابل اعتماد شراکت دار" بنا رہے گا۔ انہوں نے تعلیم، ہنرمندی کے فروغ، نوجوانوں کے تبادلے اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کے شعبے میں تعاون بڑھانے کی بات کہی اور اعتماد ظاہر کیا کہ ہندوستان۔ سشیلز تعلقات کا آنے والا دور گزشتہ پانچ دہائیوں سے بھی زیادہ مضبوط اور وسیع ہوگا۔

اے سی پی جناب نتین ٹھاکرے کو صحافی اکبر سید اور دیگر صحافیوں کی جانب سے سالگرہ کی مبارکباد دی گئی اس موقع پر مشہور سماجی کارکن مدثر پٹیل بھی موجود تھے۔۔۔۔

ممبرا میں تعلیمی اصلاحات کی جانب اہم پیش رفت؛ 40 اسکولوں کے پرنسپلز کا مشترکہ اجلاس

ممبرا (فردوس مقادم): مرکزی تعلیمی بورڈ (MTB) ممبرا اور ایجوکیشنل اپلفٹمنٹ فورم (EUF) کے مشترکہ تعاون سے مسجد اقصیٰ، تنور نگر، کوسہ میں "ہم اپنے اسکول کے لیے بہترین کیا کر سکتے ہیں" کے عنوان سے ایک اہم تعلیمی اجلاس منعقد ہوا، جس میں ممبرا اور اطراف کے تقریباً 40 اسکولوں کے پرنسپلز، انتظامیہ کے نمائندوں اور ممتاز تعلیمی شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز حافظ محبوب عالم کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ ایم ٹی بی ممبرا کے مقامی سکریٹری محمد اسلم نے ادارے کے تعلیمی وژن پر روشنی ڈالی۔ پروگرام کی نظامت کنوینر عاقل خان نے انجام دی اور مہمانِ خصوصی سید تنویر احمد (نیشنل سکریٹری، مرکزی تعلیمی بورڈ) کا تعارف پیش کیا۔ اپنے کلیدی خطاب میں سید تنویر احمد نے کہا کہ موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق اسکولوں کو صرف نصابی تعلیم تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ طلبہ کی کردار سازی، اخلاقی تربیت، سافٹ اسکلز، پبلک اسپیکنگ، خود اعتمادی اور انگریزی و اردو زبان پر عبور پیدا کرنے پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ اجلاس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ روایتی ہوم ورک کے بجائے ریاضی اور انگریزی جیسے بنیادی مضامین کی تدریس کلاس روم میں مؤثر اور انٹرایکٹو انداز میں مکمل کی جائے تاکہ طلبہ اور والدین پر غیر ضروری تعلیمی دباؤ کم ہو۔ تعلیمی ماہرین نے اسکولوں اور والدین کے درمیان مضبوط شراکت داری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اسلامی اقدار پر مبنی پیرنٹنگ ورکشاپس کے انعقاد کی تجویز بھی پیش کی۔ اس کے علاوہ اسکولوں کی ترقی کے لیے کارپوریٹ سوشل ریسپانسبلٹی (CSR) فنڈنگ اور Teach for India جیسے اداروں سے تعاون حاصل کرنے پر بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر مرکزی تعلیمی بورڈ کی جانب سے ملک بھر میں 100 اردو میڈیم اسکولوں کو گود لے کر ان کے انفراسٹرکچر، اساتذہ کی تربیت اور جدید نظامِ تعلیم کو فروغ دینے کے قومی منصوبے کا بھی اعلان کیا گیا۔ اجلاس سے اسکالر اسکول، جوگیشوری کے محفوظ صدیقی نے بھی خطاب کیا، جبکہ جماعت اسلامی ہند، ممبرا کے امیر مقامی عبدالرشید نے معیاری تعلیم اور اخلاقی اقدار کے فروغ کو معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری قرار دیا۔ آخر میں پرویز خان نے کلماتِ تشکر ادا کیے۔ اجلاس نماز اور ظہرانے کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ شرکاء نے اس اقدام کو اردو میڈیم اسکولوں کی بہتری اور معیاری تعلیم کے فروغ کی جانب ایک اہم اور بروقت قدم قرار دیا۔

مرکزی تعلیمی بورڈ ممبرا اور ایجوکیشنل اپلفٹمنٹ فورم کے اشتراک سے پرنسپل میٹنگ کامیابی سے منعقد

مسجد الاقصیٰ، تنور نگر میں 40 تعلیمی ذمہ داران کی شرکت، سید تنویر احمد صاحب کا خصوصی خطاب

ممبرا: 27 جون (پریس ریلیز) مرکزی تعلیمی بورڈ ممبرا اور ایجوکیشنل اپلفٹمنٹ فورم (EUF) کے اشتراک سے مسجد الاقصیٰ، تنور نگر، ممبرا میں 27 جون کو پرنسپلز اور تعلیمی ذمہ داران کی ایک اہم میٹنگ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ پروگرام کا آغاز حافظ محبوب عالم کی دلنشیں آواز سے ہوا۔ عقیل خان نے مہمان خصوصی کا تعارف پیش کیا۔ اس اجلاس میں ممبرا اور اطراف کے مختلف اسکولوں کے تقریباً 40 پرنسپلز، مینجمنٹ اراکین اور تعلیمی ذمہ داران نے شرکت کی۔ پروگرام کا مقصد اسکولوں کے معیار کو بہتر بنانا، تعلیمی میدان میں باہمی تعاون کو فروغ دینا اور طلبہ کی تعلیمی ترقی کے لیے مشترکہ حکمت عملی تیار کرنا تھا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی سید تنویر احمد تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں معیاری تعلیم، تعلیمی اداروں کی ذمہ داری اور موجودہ دور کے چیلنجز پر روشنی ڈالتے ہوئے اساتذہ اور ذمہ داران کو طلبہ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے سنجیدہ کوششیں کرنے کی تلقین کی۔ مرکزی تعلیمی بورڈ ممبرا کا تعارف مقامی سکریٹری محمد اسلم نے پیش کیا۔ اسکالر اسکول جوگیشوری کے ذمے دار محفوظ صدیقی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ امیر مقامی جماعت اسلامی ہند ممبرا عبدالرشید نے اختتامی خطاب فرمایا۔ رسم شکریہ پرویز خان نے ادا کیے۔ شرکاء نے اس اجلاس کو انتہائی مفید اور وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے مستقبل میں بھی اس نوعیت کے تربیتی اور تعلیمی پروگراموں کے انعقاد پر زور دیا۔ پروگرام کی نظامت عقیل خان نے بہترین انداز میں ادا کی۔

آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ شاخ منڈالہ کی جانب سے سبیل امام حسین کا اہتمام

ممبئی (پریس ریلیز) ماہ محرم الحرام کا چاند طلوع ہوتے ہی دنیا کے گوشے گوشے میں سید الشہداء، سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے رفقاء و اہل بیت اطہار کے تذکرے بڑی شان و شوکت سے ہوتے رہتے ہیں۔ عشاق مختلف انداز میں اپنے ممدوحان گرامی وقار کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن و سنت نیز دین اسلام کے تحفظ کے لیے میدان کربلا میں جو بے مثال قربانیاں پیش کی ہیں، اسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ محبین امام حسین اپنے امام کی محبت میں نیاز کا اہتمام کرتے ہیں۔ الحمدللہ! 11 محرم الحرام 1448ھ 26 جون 2026ء بروز جمعہ آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ شاخ منڈالہ کے زیر اہتمام سبیل امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اہتمام کیا گیا۔ قرآن مجید کی تلاوت اور فاتحہ خوانی سے مذکورہ پروگرام کا آغاز ہوا، پھر نیاز تقسیم کی گئی۔ اس پروگرام میں خلیفۂ حضور اشرف ملت حضرت مولانا سید محمد حسن رضا صاحب اشرفی، صدر آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ شاخ منڈالہ ممبئی، حافظ زبیر خان، حافظ منظور علی، عقیل بھائی اشرفی، حیات بھائی اشرفی، تاج محمد اشرفی، اعظم علی بھائی، تاج محمد، زاہد بھائی، عتیق بھائی، چاند شاہ، احمد بھائی، معروف خان اشرفی، شمس القمر خان، امجد بھائی اشرفی، سرور بھائی، رئیس خان اشرفی اور دیگر حضرات شریک رہے۔

"نشہ مُکت ممبئی" نشہ کے مضر اثرات پر طلبہ کے لئے منفرد تقریب کا انعقاد۔

ممبئی: 26/جون: (سلام عثمان شیخ) گزشتہ دنوں انجمن خیر الاسلام اردو بوائز اسکول گھاٹکو پر ممبئی میں طلبہ کے درمیان نشہ کے مضر اثرات سے آگاہی پیدا کرنے کے مقصد سے "نشہ مُکت ابھیان" کے منفرد تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس کا بنیادی مقصد طلبہ کو تمباکو، سگریٹ، شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کے نقصانات سے واقف کرانا اور انہیں صحت مند طرزِ زندگی اپنانے کی ترغیب دینا تھا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآنِ مجید سے ہوا، اس موقع پر طلبہ نے نشہ مُکتی سے متعلق تقاریر، پوسٹرز اور نعرے پیش کیے۔ طلبہ کو یہ پیغام دیا گیا کہ وہ خود بھی نشہ سے دور رہیں اور اپنے اہلِ خانہ اور معاشرے کو بھی اس برائی کے خلاف بیدار کریں۔ دورانِ پروگرام تمام طلبہ نے "نشہ مُکت ممبئی" کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرنے کا عہد بھی کیا۔ اس کے بعد اسکول ہذا کے معلم عرفان عباسی سر نے اپنے خطاب میں طلبہ کو بتایا کہ نشہ انسان کی صحت، تعلیم، خاندان اور معاشرے پر نہایت منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ بعد ازاں ہیڈ مسٹریس عندلیب جیراجپوری نے نشہ سے جسمانی، ذہنی اور سماجی نقصانات پر بہترین صدارتی خطاب پیش کیا۔ آخر میں اظہارِ تشکر کے کلمات ادا کیے گئے اور آئندہ بھی ایسے بیداری پروگرام منعقد کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔ یہ تقریب طلبہ کے مستقبل کے لیے نہایت مفید، معلومات افزا اور حوصلہ افزا کے ساتھ نصیحت آمیز ثابت ہوگا۔

"سہ ماہی اجتماع جماعتِ اسلامی ہند ممبئی شہر"

جماعتِ اسلامی ہند ممبئی شہر کا سہ ماہی اجتماع عام برائے ارکان، کارکنان اور والنٹیرس 28/جون بروز اتوار صبح 10/بجے مرکز مسجد، پائپ روڈ، کرلا (ویسٹ) میں شروع ہوا۔ دوپہر کے سیشن میں "بیانیہ سازی معاشرے کی تشکیل اور رائے عامہ پر اس کے اثرات" کے موضوع پر پینل ڈسکشن رکھا گیا۔ تصویر میں دائیں سے جناب عرفان انجینئر، جناب سید ضمیر قادری اور جناب سرفراز آرزو پینل ڈسکشن میں حصہ لیتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں۔ عبدالوحید صاحب نے اس پینل ڈسکشن کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ کوآرڈینٹ کیا۔

محمد خالد دارو گر، سانتا کروز، ممبئی

بھیونڈی میں زائد المیعاد آٹے کا 9 ٹن ذخیرہ ضبط، محکمۂ غذائی تحفظ کی بڑی کارروائی

18.5 لاکھ روپے مالیت کا آٹا برآمد، دو افراد کے خلاف مقدمہ درج، پولیس کی حراست میں

بھیونڈی (شارف انصاری):۔ ریاستِ مہاراشٹر میں ملاوٹ شدہ اور زائد المیعاد (ایکسپائرڈ) غذائی اشیاء کی فروخت کے خلاف جاری خصوصی مہم کے تحت بھیونڈی میں محکمۂ خوراک و ادویات انتظامیہ (ایف ڈی اے) نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے تقریباً 9 ٹن زائد المیعاد آٹا ضبط کر لیا۔ ضبط شدہ آٹے کی مالیت تقریباً 18.5 لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں پولیس نے دو افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں حراست میں لے لیا ہے۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق محکمۂ خوراک و ادویات کے کمشنر تکارام منڈے کی ہدایت پر پورے مہاراشٹر میں ملاوٹ شدہ اور زائد المیعاد غذائی اشیاء کی خرید و فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت مہم جاری ہے۔ اسی سلسلے میں بھیونڈی کے نظام پور علاقے میں محکمۂ غذائی تحفظ کو اطلاع ملی تھی کہ ایک ٹرک کے ذریعے بڑی مقدار میں زائد المیعاد آٹا فروخت کی غرض سے گجرات کے شہر بھج بھیجا جا رہا ہے۔ اطلاع کی بنیاد پر اسسٹنٹ کمشنر سنتوش سروسیا، محکمۂ غذائی تحفظ کے افسران اور نظام پور پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر وشواس ڈگلے کی مشترکہ ٹیم نے کارروائی کرتے ہوئے مشتبہ ٹرک (TA-6827-GJ-39) کو روک کر تلاشی لی۔ تلاشی کے دوران مختلف کمپنیوں کے نام سے پیک کیا گیا تقریباً 9 ٹن زائد المیعاد اور پھٹے ہوئے پیکٹوں میں موجود آٹا برآمد ہوا۔ ابتدائی تحقیقات میں انکشاف ہوا کہ اس آٹے کو دوبارہ بازار میں فروخت کرنے کی نیت سے منتقل کیا جا رہا تھا۔ محکمۂ غذائی تحفظ کی شکایت پر ٹرک ڈرائیور فاروق جسب خلیفہ (26)، ساکن بھج، گجرات، اور اس سودے کے مبینہ دلال فرحان مقیم انصاری (31)، ساکن دیوان شاہ درگاہ، بھیونڈی، کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں پولیس حراست میں لے لیا گیا ہے۔ محکمۂ خوراک و ادویات کے حکام نے بتایا کہ گزشتہ چند دنوں سے بھیونڈی کے مختلف علاقوں میں زائد المیعاد غذائی اشیاء اور دیگر خوراکی مصنوعات کی غیر قانونی فروخت کے خلاف مسلسل کارروائیاں جاری ہیں۔ محکمہ کی سخت نگرانی اور کارروائیوں کے باعث ایسے غیر قانونی کاروبار سے وابستہ افراد میں کھلبلی مچ گئی ہے۔

مارکسی کمیونسٹ پارٹی نے مودی حکومت پر بدعنوانی مخالف وعدے کو کمزور کرنے کا لگایا الزام

نئی دہلی، 28 جون (یو این آئی) مارکسی کمیونسٹ پارٹی (سی پی ایم) نے وزیر اعظم نریندر مودی پر الزام لگایا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والی حکومت کے دوران بدعنوانی اور عوامی وسائل کا غلط استعمال بڑھا ہے اور وزیر اعظم کا بدعنوانی کے خلاف وعدہ اب ناقابل اعتبار ہو گیا ہے۔ مارکسی کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سکریٹری ایم اے بیبی نے اتوار کو سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ مودی حکومت کے دور اقتدار کے دوران ایودھیا میں رام مندر کے لیے دیے گئے عطیات میں لوٹ ہوئی ہے۔ مسٹر بیبی نے لکھا کہ "وزیر اعظم نریندر مودی کی دیکھ ریکھ میں ایودھیا میں رام مندر کے لیے دیے گئے عطیات کو لوٹا گیا ہے!" بائیں بازو کے رہنما نے ایک مرکزی وزیر مملکت اور بی جے پی کے ایک وزیر اعلیٰ سے متعلق الزامات کا بھی ذکر کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ موجودہ حکومت کے تحت غلط کاموں کے ایک بڑے انداز کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی دیکھ ریکھ میں مرکز میں ایک وزیر مملکت کو کسانوں کے لیے بنی سرکاری سبسڈی کے طور پر تقریباً ایک کروڑ روپے ملتے ہیں! ان کی دیکھ ریکھ میں بی جے پی کے ایک وزیر اعلیٰ اور ان کے خاندان نے سینکڑوں ایکڑ زمین خرید لی ہے! مسٹر بیبی نے مسٹر مودی کے طویل عرصے سے چلے آ رہے بدعنوانی مخالف نعرے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم کے بار بار دہرائے جانے والے وعدے کی ساکھ ختم ہو چکی ہے۔ انہوں نے یہ تبصرہ کیا کہ مودی نے ایک بار نعرہ دیا تھا، "نہ کھاؤں گا، نہ کھانے دوں۔" یہ صدی کا سب سے بڑا مذاق ہے! واضح رہے کہ مارکسی کمیونسٹ پارٹی کی یہ تنقید ایسے وقت میں آئی ہے جب اپوزیشن پارٹیاں بدعنوانی اور اقتدار کے غلط استعمال کے الزامات کے بارے میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت پر لگاتار حملے کر رہی ہیں۔ بی جے پی نے ہمیشہ اپنے کام کاج کے ریکارڈ کا دفاع کیا ہے اور یہ کہا کہ وہ شفافیت اور جوابدہی کے لیے پرعزم ہے۔ اس نے اپوزیشن کے الزامات کو سیاسی طور پر ترغیب یافتہ بتا کر مسترد کیا ہے۔ مسٹر بیبی کے یہ تبصرے برسر اقتدار بی جے پی اور اپوزیشن پارٹیوں کے درمیان بڑھتے ہوئے ٹکراؤ کے سلسلے میں تازہ ترین ہیں، جس میں بدعنوانی ایک اہم سیاسی مسئلہ بنی ہوئی ہے۔

نتن نبین نے کارکنوں سے مودی حکومت کے فلاحی و ترقیاتی ایجنڈے کو گھر گھر پہنچانے کی اپیل کی

حیدر آباد، 28 جون (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر نتن نبین نے اتوار کے روز پارٹی کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ وزیر اعظم نریندر مودی کے فلاحی اور ترقیاتی ایجنڈے کو ہر گھر تک پہنچائیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی خاندانی سیاست، بدعنوانی اور بدانتظامی کا خاتمہ کرتے ہوئے تلنگانہ میں آئندہ حکومت تشکیل دے گی۔ نتن نبین نے حیدر آباد کے نام پلی واقع ایگزیبیشن گراؤنڈ میں پولنگ بوتھ سطح کے کارکنوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بوتھ سطح کے کارکن ہی پارٹی کی سب سے بڑی طاقت ہیں۔ انہوں نے آئندہ گریٹر حیدر آباد اور بلدیاتی انتخابات کے پیش نظر عوامی رابطہ مہم کو مزید تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا، "بوتھ جیتا تو انتخاب جیتا۔" انہوں نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی ہمیشہ تلنگانہ کے ساتھ کھڑی رہی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 1984 کے عام انتخابات میں بی جے پی کو ملک بھر میں حاصل ہونے والی دو لوک سبھا نشستوں میں سے ایک تلنگانہ سے ہی ملی تھی۔

طبی ساز و سامان کی خریداری میں بے ضابطگیوں کے معاملے میں سابق ڈی جی ایچ ایس سربراہ اور افسر گرفتار

نئی دہلی، 28 جون (یو این آئی) دہلی حکومت کی انسداد بدعنوانی برانچ (اے سی بی) نے طبی ساز و سامان کی خریداری میں مبینہ بے ضابطگیوں کے معاملے میں ڈائریکٹوریٹ جنرل آف ہیلتھ سروسز (ڈی جی ایچ ایس) کی سابق ڈائریکٹر جنرل وتسلا اگروال اور سنٹرل پریکیورمنٹ ایجنسی (سی پی اے) کے اس وقت کے ڈپٹی کنٹرولر آف اکاؤنٹس (ڈی سی اے) نیرج چوپڑا کو گرفتار کیا ہے۔ اے سی بی کے مطابق یہ گرفتاری 2 جون 2026 کو درج کی گئی ایف آئی آر نمبر 07/2026 کے معاملے کی تحقیقات کے بعد کی گئی۔ ایف آئی آر ڈائریکٹوریٹ آف ویجیلنس کی شکایت پر درج کی گئی تھی، جس میں ڈی جی ایچ ایس کے تحت سنٹرل پریکیورمنٹ ایجنسی کی طرف سے ادویات، جراحی کے استعمال کی اشیاء، طبی آلات اور دیگر اشیاء کی خریداری میں بڑے پیمانے پر مبینہ بے ضابطگیوں کا الزام لگایا گیا تھا۔ ایجنسی کا الزام ہے کہ سرکاری ملازمین نے کچھ نجی افراد کے ساتھ مل کر سازش کے تحت ٹینڈر کی شرائط، خریداری کے عمل اور تکنیکی معیارات میں ہیر پھیر کر کے منتخب سپلائرز کو فائدہ پہنچایا، جس سے سرکاری خزانے کو نقصان پہنچا اور نجی اداروں کو ناجائز فائدہ ملا۔ تحقیقات کے مطابق پورٹیبل ایکس رے مشین، سی آرم ریڈیولوجیکل آلات، اینستھیزیا ورک اسٹیشن، اور لری ہائیڈریشن سلوشن (او آر ایس)، جراحی کے استعمال کی اشیاء، ادویات، بیڈ شیٹس اور لینن سمیت مختلف اشیاء کی خریداری مبینہ طور پر ہیر پھیر والے خریداری کے عمل کے ذریعے زیادہ قیمتوں پر کی گئی۔ اے سی بی نے کہا کہ تحقیقات میں پایا گیا ہے کہ خریداری کی تجویز، ٹینڈر کی منظوری اور مالیاتی عمل محکمے کے مختلف سطحوں پر انجام دیے گئے، جس میں سی پی اے کی اکاؤنٹس برانچ مالیاتی جانچ، بلوں کی پروسیسنگ اور ادائیگی جاری کرنے کے عمل میں شامل تھی۔ ایجنسی نے اس سے پہلے سنٹرل پریکیورمنٹ ایجنسی کے اس وقت کے دفتر کے سربراہ ونود کمار رنگا کو 18 جون 2026 کو انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ 17 اے کے تحت ضروری منظوری حاصل کرنے کے بعد گرفتار کیا تھا۔ وہ فی الحال عدالتی حراست میں ہیں۔ معاملے کی تحقیقات اور انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ 17 اے کے تحت ضروری منظوری ملنے کے بعد اے سی بی نے 27 جون 2026 کو اگروال اور چوپڑا سے پوچھ گچھ کی اور انہیں گرفتار کر لیا۔ دونوں ملزمان کو نچلی ضلع عدالت میں واقع خصوصی جج (انسداد بدعنوانی ایکٹ) کے سامنے پیش کیا گیا۔ اے سی بی نے دستاویزی اور الیکٹرانک شواہد برآمد کرنے، لاپتہ خریداری کے ریکارڈ کا پتہ لگانے، دیگر مبینہ فائدہ اٹھانے والوں اور شریک سازش کاروں کی شناخت کرنے، فنڈز کے بہاؤ کی تصدیق کرنے اور وسیع سازش کی تحقیقات کے لیے ایک دن کی پولیس حراست کی مانگ کی ہے۔ معاملے کی تحقیقات جاری ہے۔

آل انڈیا فارماسسٹ ایسوسی ایشن کے مطالبات پر ریاستی وزیر نریندر کشیپ نے نائب وزیر اعلیٰ کو لکھا، کارروائی کا مطالبہ!

اتر پردیش حکومت نے آل انڈیا فارماسسٹ ایسوسی ایشن (ABPA) کی طرف سے بدایوں فارماسسٹ کے مفادات اور حقوق کے تحفظ کے لیے اٹھائے گئے مسائل پر مثبت جواب دیا ہے۔ اسوسی ایشن کی جانب سے پیش کئے گئے مطالبے کے خط کا نوٹس لیتے ہوئے، جناب نریندر کشیپ وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، پسماندہ طبقات کی بہبود اور معذوری کو بااختیار بنانے کے محکمہ اتر پردیش نے نائب وزیر اعلیٰ اور طبی تعلیم، طبی صحت اور خاندانی بہبود کے وزیر کو ایک سرکاری خط بھیجا ہے۔ اپنے خط میں وزیر مملکت نریندر کشیپ نے نائب وزیر اعلیٰ سے درخواست کی ہے کہ وہ آل انڈیا فارماسسٹ ایسوسی ایشن کے قومی صدر ششی بھوشن سنگھ کی طرف سے پیش کی گئی درخواست پر ہمدردی سے غور کریں اور فارماسسٹ کے مفاد میں ضروری کارروائی کریں۔ آل انڈیا فارماسسٹ ایسوسی ایشن کے ذریعہ پیش کردہ ڈیمانڈ لیٹر میں فارماسسٹ کے مستقبل اور صحت کی دیکھ بھال کے نظام کی بہتری کے حوالے سے درج ذیل اہم مطالبات شامل ہیں: فوری بھرتی: اتر پردیش میں فارماسسٹ کی خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے فوری طور پر بھرتی کی جانی چاہیے۔ نئی آسامیوں کی تخلیق: ذیلی مراکز پر فارماسسٹ کی آسامیاں بنا کر تقرریاں کی جائیں۔ عدالتی احکامات کی تعمیل: فارمیسی پریکٹس اینڈ ریگولیشن ایکٹ (2015) کو عدالت کے احکامات کے مطابق سختی سے نافذ کیا جائے۔ ہول سیل تجارت میں لازمی: ہول سیل ادویات کی تجارت میں بھی فارماسسٹ کی موجودگی اور کردار کو لازمی قرار دیا جائے۔ شیڈول K کا خاتمہ: شیڈول K کو ختم کر کے، صرف مستند فارماسسٹ ہی ہر جگہ ادویات کی تقسیم، ذخیرہ کرنے اور ہینڈلنگ کے لیے ذمہ دار ہوں گے۔ CHO بھرتی کے مواقع: فارماسسٹ کو CHO کی بھرتی کے لیے برج کورس مکمل کرنے کے بعد مقرر کیا جانا چاہیے۔ جسمانی موجودگی لازمی: تمام فارمیسیوں اور میڈیکل اسٹورز پر فارماسسٹ کی جسمانی موجودگی کو لازمی قرار دیا جائے۔ مقامی لائسنسنگ کے اصول: فارماسسٹ کے لیے فارمیسی لائسنس کے لیے متعلقہ ضلع سے آدھار کارڈ کا ہونا لازمی قرار دیا جانا چاہیے۔ آن لائن فارمیسی پر پابندی: آن لائن ادویات کی تقسیم (آن لائن فارمیسی) پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ اسوسی ایشن کے قومی صدر ششی بھوشن سنگھ اور اتر پردیش کے ریاستی صدر شیو کمار کی طرف سے چلائی جا رہی اس مہم کو ریاستی وزیر نریندر کشیپ کے اس اقدام سے بڑا فروغ ملا ہے۔ فارماسسٹ برادری کو امید ہے کہ نائب وزیر عالا کی مداخلت کے بعد ریاست کے ان دیرینہ جائز مطالبات پر جلد ہی کوئی ٹھوس اور مثبت فیصلہ لیا جائے گا۔ اس موقع پر قومی سکریٹری ڈاکٹر راجارام گنگوار، اتر پردیش کے ریاستی صدر شیو کمار، ریاستی جنرل سکریٹری وشنو یادو، بریلی ڈویژن نائب صدر شمس الحسن انصاری، ندیم خان، ہرشیت اگروال وغیرہ نمایاں طور پر موجود رہے۔

Tuesday 30th June 2026
بروز منگل ۳۰/جون ۲۰۲۶

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

کانگریس اور ایس پی نے برسوں تک پاکستان اور بنگلہ دیش سے بے گھر ہوئے ہندوؤں کو نظر انداز کیا ہے: یوگی آدتیہ ناتھ

پیلی بھیت، 29 جون (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کانگریس اور سماجوادی پارٹی (ایس پی) پر خوشامد کی سیاست کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا ہے کہ ان دونوں پارٹیوں نے ترقی پر توجہ نہیں دی اور پاکستان و بنگلہ دیش سے بے گھر ہو کر آئے ہندوؤں کو برسوں تک نظر انداز کیا۔ وزیر اعلیٰ نے پیر کے روز یہاں کروڑوں روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا تحفہ دیا۔ پیلی بھیت کے بیسل پور تحصیل علاقے کے گاؤں پترسا کنور پور میں ایک شاندار پروگرام کے دوران انہوں نے برکھیڑا اور بیسل پور اسمبلی حلقوں کے لیے 569 کروڑ روپے سے زیادہ کے ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بے گھر ہوئے مستحقین میں پٹے (زمین کے مالکانہ حقوق کے کاغذات) بھی تقسیم کیے۔ بے گھر ہندو خاندانوں میں شہریت کے

سرٹیفکیٹ تقسیم کرتے ہوئے انہوں نے کانگریس اور ایس پی پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت ترقی کے ساتھ ساتھ وراثت کے تحفظ کا کام کر رہی ہے، جبکہ سابقہ حکومتوں نے بے گھر خاندانوں کے دکھ درد کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ انہوں نے کانگریس پر ملک کی تقسیم کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ اقتدار کی ہوس کی وجہ سے پاکستان اور بعد میں بنگلہ دیش وجود میں آیا، جس کی وجہ سے لاکھوں ہندوؤں کو اپنی آبائی زمین چھوڑنی پڑی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور ایس پی نے برسوں تک ان بے گھر خاندانوں کو نظر انداز کیا اور خوشامد کی سیاست میں الجھے رہے۔ وزیر اعلیٰ نے ایس پی صدر اکھلیش یادو پر نشانہ سادھتے ہوئے کہا کہ بیوادو پہر 12 بجے سو کر اٹھتے ہیں، دو بجے تیار ہوتے ہیں اور شام کو جم چلے جاتے ہیں۔ ان کی ترقی صرف سیفئی تک محدود تھی، پیلی بھیت کبھی ان کے ایجنڈے میں نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ اگر نیت ہوتی تو میڈیکل کالج، بانسری کی صنعت اور پیلی بھیت ٹائیگر ریزرو کو بہت پہلے ہی ایک نئی شناخت مل سکتی تھی۔ امن و امان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلے مافیا اور بدمعاش تھانوں اور تحصیلوں پر قبضہ جمائے رکھتے تھے، جبکہ اب یوپی میں نو دنگا، نو کرفیو... یوپی میں سب چنگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مافیا اب گلے میں تختی لٹکا کر جرم چھوڑنے کی گہار لگا رہے ہیں۔ انہوں نے ایس پی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر سائیکل چلے گی تو دنگا کرائے گی، غنڈہ گردی کرائے گی، دفعہ 144 لگوائے گی اور بیٹیوں کی حفاظت کے ساتھ کھلواڑ ہوگا۔ انہوں نے بی جے پی حکومت کو ترقی اور سیکورٹی کی علامت قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایس پی والے کٹے (دیسی طمنچے) اور بم بناتے تھے، اب بی جے پی حکومت برہموس میزائل بنا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کا عزم غریبوں، کسانوں، نوجوانوں، تاجروں اور خواتین کی حفاظت کے لیے ہے، نہ کہ غنڈوں اور مافیاؤں کو تحفظ دینے کے لیے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ محکمہ جنگلات اور مرکزی حکومت کی منظوری کے بعد دیگر اہل بے گھر خاندانوں کو بھی ان کے حقوق دلائے جائیں گے اور ترقیاتی کام مسلسل جاری رہیں گے۔

آئی این ایس ٹی کے محققین نے پائیدار اور سستی آبی بیٹری کے لیے الیکٹرولائٹ ایڈیٹیو تیار کیا

نئی دہلی، 29 جون (یو این آئی) سائنس اور ٹیکنالوجی کے محکمے (ڈی ایس ٹی) کے خود مختار ادارے، انسٹی ٹیوٹ آف نینو سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (آئی این ایس ٹی) کے سائنسدانوں نے ایک الیکٹرولائٹ ایڈیٹیو تیار کیا ہے۔ یہ زنک دھات کی سطحوں پر چنندہ طور پر چپکتا ہے اور آبی زنک-آئن بیٹری (اے زیڈ آئی بی) کی اندرونی سطح کو کنٹرول کرتا ہے، جہاں خاص طور پر جذب شدہ آئن اور سالوینٹ کے مالیکیول الیکٹروڈ کے سب سے قریب ہوتے ہیں۔ یہ الیکٹرولائٹ ایڈیٹیو، محفوظ، طویل عرصے تک چلنے والی اور زیادہ سستی ریچارج ایبل زنک بیٹری بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ آبی زنک-آئن بیٹری (اے زیڈ آئی بی) لیتھیم-آئن بیٹری کے کم لاگت، محفوظ اور پائیدار متبادل کے طور پر ابھر رہی ہے۔ تاہم، زنک ڈینڈرائٹ کی افزائش، ہائیڈروجن گیس کے اخراج کا عمل، زنگ اور خراب سائیکلنگ استحکام کی وجہ سے ان کے بڑے پیمانے پر مینوفیکچرنگ میں رکاوٹ آتی ہے۔ یہ تحقیق مہنگے مواد کو دوبارہ ڈیزائن کرنے کے بجائے انٹرفیس انجینئرنگ کے ذریعے ان اہم چیلنجوں کا حل پیش کرتی ہے۔ یہ کام حفاظت اور کم لاگت کو برقرار رکھتے ہوئے بیٹری کی عمر بڑھانے کے لیے ایک عملی اور بڑے پیمانے پر لاگو ہونے والی حکمتِ عملی فراہم کرتا ہے، جو بڑے پیمانے پر قابلِ تجدید توانائی کے اسٹوریج کے استعمال کے لیے ضروری ہے۔ محققین زنک اینوڈ کے استحکام کو بڑھانے کے طریقوں پر کام کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی الیکٹرک ڈبل لیئر کی اہمیت اور انربیلم ہولٹز پلین کے کردار پر بھی توجہ دے رہے ہیں، جہاں اصل میں الیکٹروکیمیکل عمل ہوتے ہیں۔

یمنا واٹر پروجیکٹ کے تعلق سے راجستھان اور ہریانہ کے درمیان معاہدہ

نئی دہلی/ جے پور، 29 جون (یو این آئی) امور داخلہ اور امداد باہمی کے مرکزی وزیر امت شاہ کی صدارت میں ہوئی میٹنگ میں پیر کو نئی دہلی میں یمنا واٹر پروجیکٹ کے تعلق سے راجستھان اور ہریانہ کے درمیان معاہدے پر دستخط کیے گئے۔ اس موقع پر راجستھان کے وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما، ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی، جل شکتی کے مرکزی وزیر سی آر پاٹل اور مرکزی حکومت اور ریاستی حکومتوں کے اعلیٰ حکام موجود تھے۔ اس موقع پر مرکزی وزیر داخلہ اور امداد باہمی کے وزیر امت شاہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ اس معاہدے سے آج ہریانہ اور راجستھان کے لوگوں کو پانی سے متعلق تقریباً تین دہائی پرانا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعے دیے گئے منتر بات چیت کے ذریعے حل کی ایک بہترین مثال ہے۔ یہ معاہدہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر ریاستیں تعاون پر مبنی وفاقیت کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھیں تو تین دہائیوں سے جاری مسئلہ بھی آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ آج کے معاہدے کے تحت جولائی سے اکتوبر تک تین زیر زمین پائپ لائنوں کے ذریعے جمنا نہر سے راجستھان کو تقریباً 58 کروڑ کیوبک میٹر (ایم سی ایم) پانی فراہم کیا جائے گا۔ ان تینوں پائپ لائنوں کا قطر 6.3 میٹر سے زیادہ ہے اور یہ راجستھان اور ہریانہ دونوں کے لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کریں گی۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ یہ معاہدہ دونوں ریاستوں کے لیے جیت کی صورتحال کی ایک بہترین مثال ہے۔ اس معاہدے میں مالی ذمہ داریوں، لاگت کی تقسیم، پانی کی تقسیم، پانی چھوڑنے کے پروٹوکول اور دیکھ بھال کے انتظامات کو احتیاط سے حل کیا گیا ہے۔ یہ سائنسی طور پر جامع معاہدہ بنیادی ڈھانچے کے آپریشن اور دیکھ بھال، نگرانی کے نظام، شفافیت کے اقدامات اور تنازعات کے حل کے ایک مضبوط طریقہ کار کو بھی خوبصورتی سے شامل کرتا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ ہریانہ، راجستھان اور خاص طور پر سنٹرل واٹر

کمیشن (سی ڈبلیو سی) کی طرف سے تیار کردہ اس معاہدے کا فریم ورک آنے والی کئی دہائیوں تک تنازعات سے پاک معاہدے کے طور پر قائم رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ جل شکتی کے مرکزی وزیر سی آر پاٹل کی صدارت میں چند ہی دنوں میں ایک قرارداد حاصل کی گئی۔ اس معاہدے کے بعد راجستھان کے سیکر، چورو اور جھنجھنو اضلاع کے ساتھ ساتھ ہریانہ کے بھیوانی اور فتح آباد علاقوں میں پینے کا پانی فراہم کیا جائے گا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ اس معاہدے سے راجستھان اور ہریانہ، خاص طور پر راجستھان میں پینے کے پانی کے مسئلے کو حل کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ جو پانی پہلے ضائع ہونے والا تھا وہ اب لوگوں کی پیاس بجھائے گا اور زیر زمین پانی کی سطح کو ری چارج کرنے کے لیے بڑے تالابوں میں ذخیرہ کیا جائے گا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ ہریانہ، راجستھان اور جل شکتی کی وزارت نے وزیر اعظم وزیر اعظم نریندر مودی کے تعاون پر مبنی وفاقیت کے پیغام کو حقیقت میں بدل دیا ہے۔ اس پروجیکٹ کا مقصد مغربی جمنا نہر سے زیر زمین پائپ لائن نظام کے ذریعے جمنا کے پانی کے راجستھان کے مختص حصے کو پہنچانے میں سہولت فراہم کرنا ہے، جس سے ریاست کو بالائی جمنا طاس (اپر یمنا بیسن) کے قابل استعمال سطحی پانی کے اشتراک پر 1994 کی مفاہمتی یادداشت کے تحت اس کے لیے مختص پانی کو مؤثر طریقے سے استعمال کرنے کے قابل بنایا جا سکے۔ اس پروجیکٹ سے توقع ہے کہ یہ لاکھوں افراد کو فائدہ پہنچائے گا، کیونکہ یہ راجستھان کے خشک اور نیم خشک علاقوں میں پینے کے پانی کی قابلِ اعتماد فراہمی کو یقینی بنائے گا اور سماجی و اقتصادی ترقی میں معاون ثابت ہوگا۔ یہ معاہدہ مرکزی حکومت اور متعلقہ ریاستی حکومتوں کے باہمی تعاون کے ذریعے منصوبے کی بروقت عمل آوری کے لیے ایک مضبوط بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔

امرجینسی لینڈنگ کے دوران ٹرینی طیارہ گر کر تباہ، خاتون پائلٹ تھی سوار

آشوتوش (ہندستان نیوز بیورو) کاس گنج ضلع میں ایک تربیتی طیارہ امرجینسی لینڈنگ کے دوران گر کر تباہ ہو گیا۔ جہاز میں ایک خاتون ٹرینی پائلٹ سوار تھی۔ بتایا جا رہا ہے کہ تکنیکی خرابی کے بعد پائلٹ نے پوری تندہی سے امرجینسی لینڈنگ کی کوشش کی تاہم طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس اور انتظامی اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور امدادی کارروائیاں شروع کر دیں۔ ابتدائی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ خاتون پائلٹ محفوظ ہیں، حالانکہ سرکاری تصدیق کا انتظار ہے۔ حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے متعلقہ محکمے کی جانب سے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ معلومات کے مطابق یہ طیارہ تربیتی طیارہ تھا جس نے علی گڑھ کی فضائی پٹی سے ٹیک آف کیا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ طیارہ ایک ٹرینی لڑکی اڑا رہی تھی۔ عینی شاہدین کے مطابق چامنڈا کے علاقے کے قریب طیارے میں فنی خرابی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ پائلٹ نے طیارے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی لیکن پولیس لائن کے قریب پہنچتے ہی طیارہ بجلی کے تاروں سے ٹکرا گیا اور ہائی وے کے کنارے گر کر تباہ ہو گیا۔

'قومی دیہی ترقیاتی کانفرنس' میں وی بی جی رام جی کا مشترکہ روڈ میپ، یکم جولائی سے پورے ملک میں نافذ

نئی دہلی، 29 جون (یو این آئی) دیہی ترقی کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے یہاں جاری دو روزہ قومی دیہی ترقیاتی کانفرنس 'گرامودے سے راشٹرودے' کے دوسرے دن پیر کو تمام ریاستوں کے دیہی ترقی کے وزراء کے ساتھ دیہی ترقی کے لیے بنائی گئی وی بی جی رام جی اسکیم پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا اس موقع پر مسٹر چوہان نے کہا کہ 'وکست بھارت- جی رام جی' اسکیم کے لیے 682,95 کروڑ روپے کی عبوری منظوری دی جا چکی ہے۔ انہوں نے ریاستوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ وقت پر اپنی رسمی کارروائیاں مکمل کریں تاکہ اسکیم پر آسانی سے عمل درآمد ہو سکے۔ منریگا کی جگہ لائی جا رہی یہ اسکیم آنے والی یکم جولائی سے نافذ ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں 'لکھ پتی دیدی ڈیش بورڈ' کا بھی آغاز کیا گیا اور سیلف ہیلپ گروپس (خود کفیل گروپوں) کی خواتین کے لیے ایک خصوصی ڈیجیٹل پلیٹ فارم کا آغاز بھی کیا گیا۔ مسٹر چوہان نے بتایا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے لکھ پتی دیدی کی تعداد تین کروڑ سے بڑھا کر چھ کروڑ خواتین کرنے کا ہدف رکھا ہے، جس کے لیے اگلے پانچ برسوں میں 10 لاکھ کروڑ روپے کا بینک لنکنگ روڈ میپ تیار کیا گیا ہے۔ مسٹر چوہان نے اسکیموں کے مؤثر نفاذ کے لیے کئی اہم نکات رکھے۔ ان میں ریاستوں کو وقت پر اپنا مالی حصہ جاری کرنا ہوگا اور دیہی ترقی سے وابستہ خالی اسامیوں کو جلد پُر کرنا ضروری ہے۔ اسکیموں کی تشہیر اور عوامی بیداری پر خصوصی توجہ دینی ہوگی اور سوشل آڈٹ اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی مانیٹرنگ کو مضبوط کرنے کی ضرورت بھی ہے۔ پی ایم آواس یوجنا، دیہی سڑک یوجنا اور دین دیال اپادھیائے گرامین کوشل یوجنا کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے مسٹر چوہان نے کہا کہ کئی ریاستوں نے بہتر کام کیا ہے، جبکہ کچھ کو بہتری کی ضرورت ہے۔ انہوں نے بے زمین مستفیدین کو زمین فراہم کرنے اور زیرِ التوا مکانات کے جلد حل پر خصوصی زور دیا۔ جھارکھنڈ، بہار، مہاراشٹر، آندھرا پردیش وغیرہ ریاستوں کے کامیاب ماڈل جیسے ملٹی چینل مارکیٹنگ، اجتماعی کاروباری ادارے اور ہاؤس ہولڈ معاش قرض اسکیموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان چیزوں کو تمام ریاستوں کے ساتھ شیئر کیا جائے گا، تاکہ اچھا کام پورے ملک میں دہرایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ کئی اسکیموں اور عمل میں ابھی بھی بہتری کی گنجائش ہے اور اگر ریاستوں کو کسی اصول یا طریقہ کار میں عملی دشواری ہے تو دیہی ترقی کی وزارت اسے تبدیل کرنے کی کوشش کرے گی۔ مسٹر چوہان نے کمزور مانسون کی پیش گوئی کے تعلق سے 14 ریاستوں کے لیے وارننگ جاری کی۔ انہوں نے پانی کے تحفظ کے ڈھانچے کو مضبوط کرنے اور دیہی علاقوں میں اضافی روزگار کی تیاری رکھنے کی ہدایات دیں، تاکہ کسی بھی صورتحال سے مؤثر طریقے سے نمٹا جا سکے۔ کانفرنس میں وی بی۔ جی رام جی سے جڑے لوگو ڈیزائن اور دیگر مقابلوں کے فاتحین کو مسٹر چوہان نے نوازا۔

پیوش گوئل کی ایتھنز میں یونان کے وزیر ترقی تاکیس تھیوڈوریکاکوس سے ملاقات

تجارتی و سرمایہ کاری تعاون پر تبادلۂ خیال

نئی دہلی، 29 جون (یو این آئی) مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے اپنے یونان کے دورے کے دوران راجدھانی ایتھنز میں یونان کے وزیر ترقی تاکیس تھیوڈوریکاکوس سے ملاقات کی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری اور صنعتی تعاون کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ مسٹر گوئل نے اس ملاقات کو 'انتہائی مفید' قرار دیتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا، ''ہم نے تجارت، سرمایہ کاری، صنعتی تعاون میں توسیع اور سپلائی چین کو مضبوط بنا کر ہندوستان اور یونان کی اقتصادی شراکت داری کو مزید مستحکم بنانے کے طریقوں پر تفصیلی گفتگو کی۔'' دونوں وزراء نے مشترکہ خوشحالی کے لیے مینوفیکچرنگ، اسٹارٹ اپس اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع پر بھی تبادلۂ خیال کیا۔ پیوش گوئل گزشتہ ہفتے برطانیہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ایک اعلیٰ سطحی ہندوستانی تجارتی وفد کے ساتھ ایتھنز پہنچے ہیں۔ اس دورے کا بنیادی مقصد دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت، سرمایہ کاری کے بہاؤ اور اسٹریٹجک اقتصادی تعاون کو فروغ دینا ہے۔ وزارت تجارت و صنعت کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ یونان کا یہ دورہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان کی عالمی اقتصادی شراکت داریوں کو مضبوط بنانے، اختراع پر مبنی ترقی کو فروغ دینے اور اہم بین الاقوامی منڈیوں میں ہندوستان کی تجارتی اور سرمایہ کاری سفارت کاری کو آگے بڑھانے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ دورے کے دوران ہندوستانی وفد ایتھنز اسٹارٹ اپ بزنس انکیوبیٹر کے پروگرام میں بھی شرکت کرے گا، جو نئی نسل کے کاروباری اداروں کی نمائش اور سرحد پار اختراعی شراکت داری کو فروغ دینے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ پیوش گوئل اپنے دورۂ یونان کے دوران ایتھنز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری (اے سی سی آئی) کے زیر اہتمام منعقدہ اجلاس سے بھی خطاب کریں گے، جہاں ہندوستان اور یونان کے صنعت کار شریک ہوں گے۔ اس اجلاس میں بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹلائزیشن، دفاع، خوراک اور زراعت جیسے اہم شعبوں میں دوطرفہ تعاون کے امکانات پر تبادلۂ خیال کیا جائے گا۔ ہندوستانی تجارتی وفد یونان کی ممتاز کمپنیوں کا بھی دورہ کرے گا تاکہ جدید مینوفیکچرنگ اور ٹیکنالوجی پر مبنی صنعتوں میں تعاون کے نئے امکانات کا جائزہ لیا جا سکے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان صنعتی روابط کو مزید فروغ ملنے کی توقع ہے۔

قومی سلامتی کے لیے ایف سی آر اے ترمیمی ایکٹ فوری طور پر نافذ کیا جائے: کرشنن

نئی دہلی، 29 جون (یو این آئی) آدیواسیوں (قبائل) کی ترقی اور دیہی علاقوں کی بہبود کے لیے سرگرم غیر سرکاری تنظیم ہائی ریچ رورل ڈیولپمنٹ سوسائٹی (ایچ آر ڈی ایس) کے سکریٹری اجی کرشنن نے فارن کنٹریبیوشن (ریگولیشن) ایکٹ (ایف سی آر اے) میں کی گئی ترمیمات کو ملک بھر میں فوری طور پر نافذ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے پیر کو یہاں جاری ایک بیان میں کہا کہ ایف سی آر اے ہندوستان میں بیرونی ممالک اور اداروں سے حاصل ہونے والے اقتصادی تعاون (غیر ملکی فنڈنگ) کو ریگولیٹ کرنے کے لیے بنایا گیا قانون ہے، جس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ غیر ملکی فنڈز کا استعمال ملک کی قومی سلامتی، خودمختاری اور عوامی مفاد کے خلاف نہ ہو۔ مسٹر کرشنن نے کہا کہ ایف سی آر اے ترمیمی بل کی بعض عیسائی چرچ رہنماؤں کی جانب سے کی جانے والی مخالفت پوری طرح سے اغراض پر مبنی اور افسوسناک ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پندرہویں صدی سے پرتگالیوں کی قیادت میں بیرونی عیسائی اثر و رسوخ ہندوستان میں بڑھا اور بیرونی طاقتوں نے ہندستان کے وسائل اور دولت کا بڑے پیمانے پر استحصال کیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ متعدد ہندو مندروں کو تباہ کیا گیا اور کوچی اور گوا جیسے علاقوں میں نوآبادیاتی طاقتوں نے اپنا تسلط قائم کیا۔ انہوں نے کہا کہ مشنری ہندوستان میں تبدیلیِ مذہب کے مقصد سے آئے تھے اور انہوں نے ہندستانی ثقافت، روایت اور ورثے کو مغربی مذہبی عقائد سے بدلنے کی کوشش کی۔ ان کے مطابق، پوپ کے ذریعے مقرر کردہ بشپ ویٹیکن کے نمائندے کے طور پر کام کرتے ہیں اور ملک میں چرچ کے قوانین کو نافذ کرتے ہیں۔ مسٹر کرشنن نے الزام لگایا کہ شمال مشرقی ہندوستان کی عیسائی اکثریتی ریاستوں، جیسے منی پور، ناگالینڈ، میزورم اور میگھالیہ میں طویل عرصے سے بدامنی کا ماحول رہا ہے اور غیر ملکی امداد کا استعمال ملک دشمن سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے کیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ کچھ علاقوں میں چرچ کی تنظیموں نے عسکریت پسند گروپوں کے ساتھ تعاون کیا اور غیر ملکی فنڈز سے چلنے والی عیسائی تبلیغی سرگرمیوں کو وسعت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ زبردستی اور دھوکے سے کرائی جانے والی تبدیلیِ مذہب ہندوستان کے اتحاد اور سماجی ہم آہنگی کے لیے سنگین خطرہ ہے۔ انہوں نے تسلیم کیا کہ کچھ لوگ مذہب کی آزادی کو آئین کے ذریعے دیا گیا بنیادی حق بتاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی آئین کی دفعہ 25 ہر شہری کو اپنے مذہب کو ماننے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق دیتی ہے، لیکن کسی بھی قسم کا دباؤ، لالچ یا دھوکے سے کرائی گئی تبدیلیِ مذہب آئین کی روح کے مطابق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی کئی ریاستوں نے زبردستی تبدیلیِ مذہب کو روکنے کے لیے اینٹی کنورژن (تبدیلیِ مذہب مخالف) قوانین بنائے ہیں اور سپریم کورٹ بھی زبردستی تبدیلیِ مذہب کو ناقابلِ قبول قرار دے چکی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چرچ کے زیر انتظام چلنے والے کچھ تعلیمی ادارے، ہسپتال اور فلاحی تنظیمیں تبدیلیِ مذہب کے مراکز کے طور پر کام کر رہی ہیں اور وسیع میڈیا نیٹ ورک کا استعمال مذہبی تبلیغ کے لیے کیا جا رہا ہے۔

سیشلز کے کامیاب دورے کے بعد وطن روانہ ہوئے مودی

نئی دہلی، 29 جون (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی سیشلز کے تین روزہ کامیاب دورے کے بعد پیر کو وطن روانہ ہو گئے۔ روانہ ہونے سے پہلے مسٹر مودی نے سوشل میڈیا پر پوسٹ میں کہا کہ ان کا دورہ انتہائی کامیاب رہا اور اس کے ٹھوس نتائج برآمد ہوئے ہیں، جن سے سیشلز اور ہندوستان کے تعلقات مزید بہتر ہوں گے۔ وزیر اعظم نے کہا، ''سیشلز کا میرا دورہ بہت کامیاب رہا ہے اور اس کے ٹھوس نتائج نکلے ہیں، جن سے سیشلز اور ہندوستان کے تعلقات مزید بہتر ہوں گے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ ہمارے تعلقات کے گزشتہ 50 سال گہرے بھروسے اور مل کر کی گئی ترقی پر مبنی رہے ہیں۔ آنے والے 50 سال اختراع، پائیداری

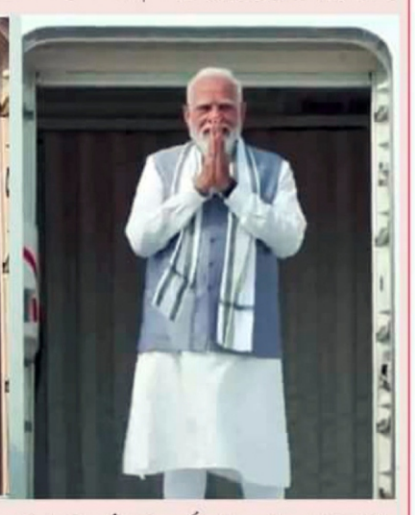

اور مشترکہ خوشحالی پر مبنی ہونے چاہئیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میں قومی دن کے جشن میں شریک ہوا ہوں اور وہ بھی ایسے وقت میں جب سیشلز اپنی آزادی کے 50 سال مکمل ہونے کا جشن منا رہا ہے۔ میں صدر ہرمینی، وہاں کی حکومت اور سیشلز کے لوگوں کا ان کے پیار کے لیے شکریہ ادا کرتا ہوں۔'' مسٹر مودی نے دورے کے آخری دن ہندستانی برادری کے لوگوں کے ساتھ بھی تبادلہ خیال کیا اور سیشلز کی ترقی میں ان کے تعاون کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا، ''سیشلز میں ہندستانی برادری کے لوگوں کے ساتھ میری بہت اچھی بات چیت ہوئی۔ وہ سیشلز کی ترقی میں مؤثر تعاون دے رہے ہیں۔'' مسٹر مودی نے وکٹوریہ کے مہاتما گاندھی کوٹ پیس پارک جا کر بابائے قوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا، آج، وکٹوریہ کے مہاتما گاندھی کوٹ پیس پارک میں۔ باپو نے جو آدرش آنے والی نسلوں کو دیے تھے، وہ امن، انصاف اور انسانی وقار کی تلاش میں ہم سب میں نئی توانائی بھرتے ہیں۔ ان کے خیالات ایک بہتر دنیا بنانے کی ہماری اجتماعی کوششوں کو مسلسل ترغیب دیتے ہیں۔'' وزیر اعظم نے وہاں کے معروف ہندو مندر، ارولمیگو نوشکتی ونایگر جا کر پوجا ارچنا کی۔ مسٹر مودی نے کہا، ''میں نے سیشلز کے وکٹوریہ میں واقع معروف ہندو مندر، ارولمیگو نوشکتی ونایگر میں پوجا کی۔ میری یہی دعا ہے کہ بھگوان شری گنیش سب کو عقل، طاقت اور خوشحالی عطا فرمائیں۔'' وزیر اعظم ہفتہ کو سیشلز کے تین روزہ دورے پر روانہ ہوئے تھے۔

لالو خاندان گھپلوں کا 'برانڈ ایمبیسڈر' رہا ہے، تیجسوی کی زبان سے بدعنوانی پر نصیحت مناسب نہیں: امیش سنگھ کشواہا

پٹنہ، 29 جون (یو این آئی) جنتا دل یونائیٹڈ (جے

ڈی یو) بہار جے ڈی (یو) کے ریاستی صدر امیش سنگھ کشواہا نے پیر کو لالو خاندان کو گھپلوں کا 'برانڈ ایمبیسڈر' بتایا اور کہا کہ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو کی زبان سے بدعنوانی پر نصیحت مناسب نہیں ہے۔ مسٹر کشواہا نے کہا کہ مسٹر یادو کو بدعنوانی پر فرضی علم بانٹنے سے پہلے اپنے والد ین کے 'جنگل راج' کو یاد کر لینا چاہیے۔ جے ڈی یو کے ریاستی صدر نے کہا کہ لالو خاندان نے اقتدار میں رہتے ہوئے صرف گھپلوں کا انبار کھڑا کیا، ریاست کے خزانے کو برباد کر کے اپنی تجوری بھرنے کا کام کیا اور بہار کو بدحالی کی غار میں دھکیل دیا، جس کا طویل مدتی خمیازہ آج بھی ریاست کے عوام بھگت رہے ہیں۔ مسٹر کشواہا نے کہا کہ لالو خاندان کے خلاف آدھا درجن سے زیادہ گھپلوں کے معاملات عدالت میں ہیں، جس کا نتیجہ ہے کہ آج پورا خاندان عدالتوں کے چکر لگانے پر مجبور ہے۔ تیجسوی یادو کو یاد ہونا چاہیے کہ کچھ ماہ قبل ہی 'لینڈ فار جاب' معاملے میں عدالت نے لالو خاندان پر سخت تبصرہ کرتے ہوئے انہیں 'مجرمانہ سنڈیکیٹ' بتایا تھا، جبکہ مفاد حاصل کرنے کے لیے کیا۔ انہوں نے کہا کہ

تیجسوی یادو نے رشوشری مہا گھوٹالہ کی غیر جانبدارانہ جانچ اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا

پٹنہ، 29 جون (یو این آئی) بہار میں 'رشوشری مہا گھوٹالہ' کو لے کر اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف تیجسوی پرساد

یادو نے پیر کے روز قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) حکومت پر بدعنوانی کو تحفظ دینے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ہزاروں کروڑ روپے کے اس مبینہ گھوٹالے میں بڑے افسران اور اقتدار کے اعلیٰ ترین حلقوں تک ملی بھگت رہی، لیکن حکومت چھوٹے افسران کو بلی کا بکرا بنا کر اصل قصورواروں کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مسٹر یادو نے حکومت سے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے، تمام ذمہ دار افراد کی شناخت کر کے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ مسٹر یادو نے 20 سوالات پر مشتمل ایک طویل فہرست جاری کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ہزاروں کروڑ روپے کے اس مبینہ گھوٹالے میں بڑے افسران اور اصل ملزمان کو بچایا جا رہا ہے۔ مسٹر یادو نے جاری بیان میں الزام لگایا کہ این ڈی اے حکومت کے 21 سالہ دورِ اقتدار میں ایک معمولی ٹھیکیدار کئی محکموں کے ٹینڈروں کو اپنی مرضی کے مطابق متاثر کرتا رہا، جبکہ سرکاری نگرانی کا نظام خاموش تماشائی بنا رہا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی تحقیقات میں سامنے آنے والی چیٹ سے واضح ہوتا ہے کہ ملزم کو کئی سینئر آئی اے ایس افسران اور اقتدار کے اعلیٰ ترین حلقوں کی سرپرستی حاصل تھی۔ انہوں نے سوال کیا کہ ملزم افسران کو کس کے اشارے پر ہدایات دیتا تھا اور چارج شیٹ میں مبینہ 'بڑی مچھلیوں' کو کیوں چھوڑ دیا گیا۔

چارہ گھپلے میں آر جے ڈی سپریمو خود سزا یافتہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تیجسوی یادو کے پاس بدعنوانی پر نصیحت کرنے کا اخلاقی حق نہیں ہے۔ جے ڈی یو کے ریاستی صدر نے کہا کہ پورا بہار اس بات کا گواہ ہے کہ جب بھی اقتدار لالو خاندان کے ہاتھوں میں رہا، انہوں نے عوامی مفاد کو بالائے طاق رکھ کر اقتدار کا استعمال صرف خاندان کی جائداد بڑھانے اور ذاتی تیجسوی یادو خود بھی گھپلے کے الزامات میں چارج شیٹڈ ہیں، اس لیے انہیں بدعنوانی پر تقریر کرنے سے پہلے آئینہ دیکھنا چاہیے۔ مسٹر کشواہا نے کہا کہ سال 2005 سے پہلے کا بہار بدعنوانی اور